کنزالمدارس بورڈ کے نصاب میں شامل

درجہ عالیہ سال دوم (سادسہ)
ششماہی ثانی

تلخیص ہدایہ

کتاب النکاح تا کتاب الطلاق

بفیضان نظر :-

استاد العماء کبیر الدین صاحب

کاوش :- آصف رضا عطاری (بلوچستان)

جامعۃ المدینہ فیضان احمد رضا (نارتھ کراچی)

کتاب النکاح

سوال :- نکاح کا لغوی و اصطلاحی معنی تحریر کریں ۔؟
جواب :- لغوی معنی :- الضم (یعنی ملانا)
اصطلاحی :- ایسا عقد جس سے ملک بضعہ حلال ہو سکے ۔

سوال :- کن الفاظ سے نکاح منعقد ہوجاتا ہے اور کن سے نہیں ۔؟
جواب :- ان الفاظ سے نکاح منعقد ہوجاتا ہے : نکاح ، تزویج ، ھبہ ، تملیک ، صدقہ ، بیع ۔
ان الفاظ سے نکاح منعقد نہیں ہوگا : اجارہ ، اعارہ ، اباحہ ، احلال ، وصیہ ۔

سوال :- لفظ تملیک سے نکاح منعقد ہوگا یا نہیں مع اختلاف ائمہ لکھیں ۔؟
جواب :- عند الشافعی :- نکاح صرف لفظ نکاح و تزویج سے منعقد ہوگا ۔
دلیل :- لفظ تملیک نکاح کے معنی میں نہ حقیقت ہے نہ مجاز کیونکہ نکاح کا معنی ہے ملانا جبکہ مالک و مملوک کے درمیان اصلا کوئی ازدواج (ملنا) نہیں ہوتا ۔
عندنا :- ہوجائے گا ۔
دلیل :- کیونکہ تملیک سبب ہے ملک متعہ کا اپنے محل میں ملک رقبہ کے واسطے سے اور یہ نکاح سے ثابت ہے اور سبب مجاز کی قسم ہے لھذا لفظ تملیک سے نکاح درست ہوگا ۔

سوال :- باب نکاح میں شہادت (گواہی) شرط ہے یا نہیں ۔؟
جواب :- عند مالک :- اعلان شرط ہے شہادت نہیں ۔
عندنا :- شہادت شرط ہے ۔
دلیل :- قولہ علیہ السلام : لا نکاح الا بشھود ۔

سوال :- باب نکاح میں گواہوں کا مرد ہونا ضروری ہے یا نہیں ۔؟
جواب :- عند الشافعی :- مرد ہونا شرط ہے ۔
عندنا :- گواہوں کا مرد ہونا شرط نہیں بلکہ اگر ایک مرد اور دو عورتیں ہوں تب بھی نکاح درست ہوگا ۔

سوال :- باب نکاح میں عدالت شرط ہے یا نہیں ۔؟
جواب :- عند الشافعی :- عدالت شرط ہے ۔
دلیل ؛- شہادت باب کرامت میں سے ہے جبکہ فاسق اہل اہانت میں سے ہے لھذا فاسق گواہ نہیں بن سکتا ۔
عند الاحناف :- عدالت شرط نہیں ۔
دلیل ؛- فاسق جب اھل ولایت ہے تو اھل شہادت بھی ہوگا کیونکہ جب اس کے فسق نے اس کے اسلام کی وجہ سے اس کو اپنے اوپر ولایت سے محروم نہ کیا تو لھذا وہ غیر پر ولایت سے بھی محروم نہ ہوگا کیونکہ اس کا غیر بھی اسی کی جنس سے ہے (یعنی مسلمان ہے) لھذا فاسق گواہ بن سکتا ہے ۔

سوال :- اگر مسلمان نے ذمیہ سے دو ذمی گواہوں کی موجودگی میں نکاح کیا تو کیا حکم ہوگا ۔؟
جواب :- عند محمد و زفر :- جائز نہیں ۔
دلیل :- کیونکہ باب نکاح میں ایجاب و قبول سننے کا نام شہادت ہے جبکہ کافر کے لیئے مسلمان پر کوئی شہادت نہیں تو گویاکہ انہوں نے زوج کا کلام سنا نہیں لھذا نکاح جائز نہ ہوا ۔
عند الشیخین :- جائز ہے ۔
دلیل :- نکاح میں شہادت شوہر کے لیئے ملک متعہ کو ثابت کرنے کے لئے مشروط ہے نہ کہ مھر کو واجب کرنے کے لئے مشروط ہے تو لھذا یہ گواہ عورت پر ہوئے نہ کر مرد پر جب عورت ذمی اور گواہ بھی ذمی تو ذمی ذمی پر گواہ بن سکتا ہے ۔

سوال :- من امر رجلا بان یزوج ابنتہ الصغیرۃ الخ مسئلہ کی وضاحت کریں ۔؟
جواب :- جو شخص کسی مرد کو حکم دے کہ وہ اس کی چھوٹی بیٹی کا نکاح کروائے تو اس نے نکاح کروایا اس حال میں کہ باپ موجود تھا اور اس کے علاوہ ایک گواہ تھا تو نکاح جائز ہوگا ۔

سوال :- مرد کے لیئے کن عورتوں سے نکاح جائز نہیں ۔مع علت ؟
جواب :- ماں ، دادی ، نانی ۔
علت :- آیت : حرمت علیکم امھاتکم ۔ اور جدات امھات میں شامل ہیں کیونکہ ام کا معنی ہے اصل تو دادی نانی بھی اصل میں شامل ہیں ۔ یا ان کی حرمت اجماع سے ثابت ہے ۔
بیٹی سے بھی نکاح جائز نہیں ۔
علت :- آیت : حرمت علیکم امھاتکم و بناتکم ۔
بہن ، بہن کی بیٹیاں ، پھپھی ، خالہ ۔
علت :- آیت میں نص ہے ۔
عورت کی وہ ماں جس کی بیٹی سے نکاح کیا چاہے دخول کیا یا نہ کیا ۔
علت :- آیت : و امھات نسائکم
مدخول بھا عورت کی بیٹی ۔
علت : آیت میں دخول کی قید ہے ۔
باپ , دادا کی بیوی ۔
علت ؛- آیت : ولا تنکحو ما نکح آباؤکم ۔
بیٹے کی بیوی اور اولاد کی بیٹی ۔
علت :- آیت ؛ وحلائل ابنائکم الذین من اصلابکم ۔
رضاعی ماں ، رضاعی بہن ۔
علت :- آیت : و امھاتکم اللتی ارضعنکم ،
حدیث : یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب ۔

سوال :- دو بہنوں کا نکاح میں جمع کرنا کیسا ۔؟
جواب :- دو بہنوں کو نکاح میں جمع کرنا جائز نہیں ۔ اسی طرح دو بہنوں کو ملک یمین وطئ کے طور پر جمع کرنا جائز نہیں ۔
دلیل :- قولہ تعالی : وان تجمعو بین الاختین ۔
حدیث پاک : جو اللہ و آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے تو وہ اپنے پانی کو دو بہنوں کے رحم میں جمع نہ کرے ۔

سوال :- فان تتزوج اختین فی عقدتین ولا یدری الخ مسئلہ کی وضاحت کریں ۔؟
جواب :- اگر کسی نے دو بہنوں سے دو عقد میں نکاح کیا اور یہ معلوم نہیں کہ پہلے کس سے ہوا تو ان کے مابین تفریق کردی جائے گی ۔ کیونکہ ان میں سے ایک کا نکاح تو بیقین باطل ہے جبکہ تعیین کی طرف بھی کوئی راہ نہیں تو لھذا تفریق متعین ہوجائے گی ۔ اور ان دونوں کو نصف مھر ملے گا ۔

سوال :- ولا یجمع بین المراۃ و عمتھا او خالتھا الخ مسئلہ کی وضاحت کریں ۔؟
جواب ؛- عورت اور اس کی پھوپھی ، خالہ ، بھائی کی بہن ، بہن کی بیٹی ان کو جمع نہیں کرسکتے ۔
دلیل ؛- حدیث : لا تنکح المراۃ علی عمتھا ولا علی خالتھا ولا علی ابنۃ اخیھا و لا علی ابنۃ اختھا ۔

سوال :- ولا باس بان یجمع بین امراۃ و بنت زوج کان لھا من قبل مسئلہ کی وضاحت کریں ۔؟
جواب :- کسی بھی شخص کا عورت کو اور اس کے پہلے شوہر کی بیٹی کو جمع کرنے میں کوئی حرج نہیں ۔
دلیل :- کیونکہ نہ ان کے درمیان قرابت ہے نہ رضاعت ۔
عند زفر :- جائز نہیں ۔
دلیل :- کیونکہ شوہر کی بیٹی کو اگر مرد تصور کریں تو اس کے لیئے اس کے باپ کی بیوی سے نکاح جائز نہیں ہوگا تو پتا چلا کہ شوہر اول کی بیٹی سے نکاح جائز نہیں ۔

سوال :- زنا سے حرمت مصاھرت ثابت ہوگی یا نہیں مع اختلاف ۔؟
جواب ؛- عند الشوافع ؛- زنا حرمت مصاھرت کو واجب نہیں کرتا ۔
دلیل :- کیونکہ حرمت مصاھرت ایک نعمت ہے اور نعمت حرام سے ثابت نہیں ہوگی ۔
عندنا :- زنا سے حرمت مصاھرت ثابت ہوگی ۔
دلیل :- وطئ کرنا ولد کے واسطے سے جزئیت کا سبب ہے حتی کہ ولد کو ان دونوں (واطئ ، موطوئہ) کی طرف کامل منسوب کیا جاتا ہے تو لھذا موطوئہ کے اصول و فروع مرد کے لیئے ایسے حرام ہونگے جس طرح اس کے اپنے اصول و فروع ۔ کذا علی العکس

سوال :- من مستہ امراۃ بشھوۃ حرمت علیہ امھا و بنتھا اختلاف ائمہ لکھیں ؟
جواب :- عند الشافعی :- مرد کا کسی عورت کو یا عورت کا کسی مرد کو شھوت کے ساتھ چھونا حرمت مصاھرت کو ثابت کرے گا ۔
دلیل :- کیونکہ مس و نظر دخول میں دخول کا معنی نہیں اسی لیئے اس کی وجہ سے روزہ ، احرام فاسد نہیں ہوتے اور نہ ہی اس وجہ سے غسل واجب ہوتا ہے ۔ لھذا اس سے حرمت مصاھرت نہیں ہوگی ۔
عندنا :- حرمت مصاھرت ثابت ہوگی ۔
دلیل :- مس و نظر ایسے سبب ہیں جو وطئ کی طرف بلانے والے ہیں تو لھذا یہ احتیاطا وطئ کے قائم مقام ہوجائینگے ۔

سوال :- واذا طلق امراتہ طلاقا رجعیا او بائنا لم یجز لہ الخ مسئلہ کی وضاحت کریں مع اختلاف ۔؟
جواب :- عند الشافعی ؛- مرد اپنی عورت کو طلاق بائن یا تین طلاق تو اس کے لیے اس کی بہن سے عدت ختم ہونے سے پہلے نکاح کرنا جائز ہے ۔
دلیل ؛- کیونکہ نکاح بالکلیہ ختم ہوگیا ۔ اور یہ دونوں نکاح کے لیئے قاطع و خاتم ہیں لھذا اس کو پورا پورا عمل دیں گے اور پورا عمل یہ ہے کہ من کل وجہ نکاح ختم ہوجائے لھذا جب نکاح بالکیہ ختم ہوگیا تو اس کی بہن سے نکاح درست ۔ اسی وجہ سے اگر حرمت کا علم ہونے کے باوجود مطلقہ سے وطی کرے تو حد واجب ہوتی ہے اگر نکاح باقی ہوتا تو حد نہ ہوتی ۔

عند الاحناف :- عدت کے اندر بہن سے نکاح جائز نہیں ۔
دلیل :- نکاح اولی کے بعض احکام باقی ہیں جیسے نفقہ ، گھر سے باہر نکلنے منع ، فراش وغیرہ لھذا من وجہ نکاح باقی ہے ۔ رہی بات قاطع کی تو اس کا عمل مؤخر ہو جائے گا کیونکہ من وجہ نکاح باقی ہے ۔
دلیل حد کا جواب :- اس کا جواب یہ ہے کہ کتاب الطلاق کے اشارہ کے مطابق حد واجب نہیں ہو گی جبکہ کتاب الحدود کی اشارہ کے مطابق حد واجب ہو گی ۔

سوال :- ولا یتزوج المولی امتہ والالمراۃ عبدھا مسئلہ کی وضاحت کریں ۔؟
جواب :- اقا اپنی لونڈی سے اسی طرح عورت اپنے غلام سے نکاح نہیں کر سکتی ۔
دلیل :- کیونکہ نکاح اس لیے مشروع کیا گیا ہے کہ جو فوائد ہیں وہ متناکحین کے درمیان مشترک ہوں جبکہ مملوکیت مالکیت کے منافی ہے تو لہٰذا فوائد کا شرکتہ پر واقع ہونا ممتنع ہو جائے گا ۔

سوال :- کتابیات ، مجوسیات ، وثنیات سے نکاح کرنا کیسا ۔؟
جواب :- کتابیات سے نکاح جائز نہیں ۔
دلیل :- قولہ تعالی ؛ والمحصنات من الذین اوتو االکتاب ۔
مجوسیات سے نکاح جائز نہیں ۔
دلیل :- قولہ علیہ السلام : مجوس سے اھل کتاب کا طریقہ اختیار کرو علاوہ ان کی عورتوں سے نکاح اور ان کے ذبیحہ کو کھانے کے ۔
صابیات اگر نبی پر ایمان رکھتی ہو اور کتاب پڑھتے ہوں تو جائز ہے ۔ اور اگر ستاروں کی پوجا کرتے ہوں یا کتاب کا نہ ہو جائز نہیں ۔

سوال :- محرم و محرمہ سے حالت احرام میں نکاح کرنا کیسا ۔؟
عند االشافعی :- جائز نہیں ۔
دلیل :- لا ینکح المحرم و لا ینکح ۔
عندنا :- جائز ہے ۔
دلیل :- روایت کیا گیا ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا سے محرم ہونے کی حالت میں نکاح کیا ۔
جبکہ امام شافعی کی روایت وطئ پر محمول ہے

سوال :- کتابیہ لونڈی سے نکاح کرنا کیسا ۔؟
عند الشافعی :- آزاد کے لیئے کتابیہ لونڈی سے نکاح جائز نہیں ۔
دلیل :- لونڈیوں سے نکاح کا جواز ضرورت کی وجہ سے ہے کیونکہ لونڈی سے نکاح کرنے میں جزء کو غلامی پر پیش کرنا ہے (کیونکہ بچہ حریۃ و رق میں عورت کا تابع ہوتا ہے جب عورت لونڈی تو بچہ بھی غلام ہوگا) جبکہ ضرورت مسلمہ سے پوری ہو رہی ہے ۔
عند الاحناف :- مطلّقا جائز ہے ۔
دلیل ؛- آیت فانکحو ما طاب لکم من النساء کے مطلق ہونے کی وجہ سے ۔

سوال :- آزاد عورت کے ہوتے ہوئے لونڈی سے نکاح کرنا کیسا ۔؟
جواب ؛- عند الشافعی :- غلام کے لیئے آزاد کی موجودگی میں لونڈی سے نکاح جائز ہے ۔
عند مالک :- آزاد عورت کی اجازت سے جائز ہے ۔
عندنا :- جائز نہیں ۔
دلیل :- حدیث : لا تنکح الامۃ علی الحرۃ

سوال :- لونڈی کی موجودگی میں آزاد عورت سے نکاح کرنا کیسا ۔؟
جواب :- جائز ہے ۔
دلیل :- حدیث : تنکح الحرۃ علی الامۃ ۔

سوال ؛- فان تتزوج امۃ علی حرۃ فی عدۃ من طلاق بائن اختلاف ائمہ سے مسئلہ واضح کریں ۔؟
جواب :- عند صاحبین :- مطلقہ حرۃ کی عدت میں لونڈی سے نکاح جائز ہے ۔
دلیل :- کیونکہ یہ نکاح باندی کو آزاد پر پیش کرنا نہیں اور یہی حرام ہے ۔ اسی وجہ سے اگر اس نے قسم اٹھائی کہ آزاد کے ہوتے ہوئے لونڈی سے نکاح نہیں کرونگا اور آزاد کی عورت میں لونڈی سے نکاح کیا تو حانث نہیں ہوگا ۔
عند ابی حنیفہ ؛- مطلقہ حرہ کی موجودگی میں لونڈی سے نکاح جائز نہیں ۔
دلیل :- کیونکہ حرہ کا نکاح باقی ہے اس کے بعض احکام کے باقی رہنے کی وجہ سے ۔ لھذا احتیاطا کی وجہ سے روکا جائے گا ۔

سوال :- کتنی لونڈیوں سے نکاح جائز ہے ۔؟
جواب ؛- عندالشافعی ؛- ایک سے جائز ہے ۔
دلیل :- لونڈی سے نکاح کا جواز ضرورت کی وجہ سے ہے اور ضرورت ایک سے پوری ہو جاتی ہے ۔
عند الاحناف :- آزاد ہوں یا لونڈی چار عورتوں سے نکاح جائز ہے ۔
دلیل۔ :- آیت فانکحو ما طاب لکم من النساء کے مطلق ہونے کی وجہ سے ۔

سوال :- غلام کا دو عورتوں سے زیادہ سے نکاح کرنا کیسا۔؟
جواب :- عند مالک :- دو زیادہ بھی کرسکتا ہے ۔
دلیل :- کیونکہ غلام نکاح کے حق میں آزاد کی منزلۃ پر ہے ۔
عندنا :- دو سے زیادہ نہیں کرسکتا ۔
دلیل ؛- غلامی نعمت منصف (آدھا کرنے والی ہے) لھذا آزاد چار کرے گا اور غلام دو ۔

سوال :- فان تتزوج حبلی من زناء جازلنکاح ولا یطاھا حتی تضع حملھا مسئلہ کی وضاحت کریں ۔؟
جواب :- عند الشیخین :- زناء سے حاملہ شدہ عورت سے نکاح جائز ہے لیکن وضع حمل سے پہلے وطئ نہیں کرے گا ۔
دلیل ؛- حاملہ من الزناء بھی محللات میں سے ہے نص (واحل لکم ما وراء ذالکم) کی وجہ سے ۔
جبکہ وطئ کا حرام ہونا اس وجہ سے ہے تاکہ اس کا پانی غیر کی کھیتی کو سیراب نہ کرے ۔
نوٹ : اگر حمل ثابت النسب ہو تو بالاجماع نکاح فاسد ۔
عند ابی یوسف :- نکاح فاسد ہے ۔
دلیل ؛- کیونکہ ثابت النسب میں نکاح کا متنع ہونا حمل کی حرمت کی وجہ سے ہے اور یہ حمل بھی محترم ہے کیونکہ جنایت بچے کی جانب سے نہیں ہے لھذا اگر ثابت النسب نہ ہو تب بھی نکاح جائز نہیں ہوگا ۔

سوال :- حاملہ من السبی و حاملہ من ام الولد سے نکاح کرنا کیسا ۔؟
جواب ؛- باطل ہے ۔

سوال :- کسی نے لونڈی سے وطیٔ کی پھر اس سے نکاح کیا تو نکاح کا کیا حکم ہے ؟ نیز جواز نکاح کی صورت میں استبراء سے پہلے وطیٔ کا کیا حکم ہے ۔؟

جواب :- کسی نے لونڈی سے وطیٔ کی پھر اس سے نکاح کیا تو نکاح جائز ہے ۔ لیکن استبراء سے پہلے وطیٔ میں اختلاف ہے ۔

عند محمد :- امام محمد فرماتے ہیں استبراء سے پہلے وطیٔ کو میں پسند نہیں کرتا ۔

دلیل :- کیونکہ اس صورت میں ماء مولی کے ساتھ شغل کا احتمال ہے اور اور غیر کے ماء کے ساتھ شغل کی صورت میں وطیٔ حرام ہوتی ہے ۔

عند ابی حنیفہ و محمد :- استبراء سے پہلے وطیٔ جائز ہے ۔

دلیل :- جواز نکاح کا حکم فراغت کی نشانی ہے لھذا نہ استحبابا استبراء کا حکم دیا جائے گا نہ ہی وجوبا ۔

سوال :- کسی نے عورت کو زنا کرتے ہوئے دیکھا پھر اس سے شادی کی تو استبراء سے پہلے وطیٔ کا کیا حکم ہے ۔؟

جواب :- عند محمد :- استبراء مستحب ہے ۔

عندالشیخین :- استبراء سے پہلے وطیٔ جائز ہے ۔

سوال :- نکاح متعہ کا طریقہ حکم لکھیں ۔ ؟

جواب ؛- طریقہ :- نکاح متعہ یہ ہے کہ مرد عورت کو کہے کہ میں تجھ سے اتنی مدت اتنے مال سے نفع حاصل کروں گا۔ اور یہ باطل ہے ۔

سوال :- نکاح مؤقت کا طریقہ و حکم مع اختلاف لکھیں ۔؟

جواب :- نکاح متعیہ یہ ہے کہ مرد عورت سے دو گواہوں کی موجدگی میں دس دن شادی کرے ۔

عند زفر :- یہ نکاح صحیح ہے کیونکہ نکاح شروط فاسدہ کی وجہ سے باطل نہیں ہوتا ۔

عندنا :- باطل ہے ۔

دلیل :- نکاح مؤقت یہ افراد نکاح میں سے نہیں بلکہ یہ نکاح متعہ کے ہی افراد میں سے ہے ۔

سوال ؛- ایک عورت نے کسی شخص پر نکاح کا دعوی کر دیا اب کیا حکم ہو گا مع اختلاف بیان کریں؟

جواب :- عند ابی حنیفہ : کسی شخص پر کسی عورت نے یہ دعوی کیا کہ اس نے اس عورت سے نکاح کیا ہے اور عورت نے گواہ قائم کر دیے پھر قاضی نے اس عورت کو منکوحہ بنا دیا حال یہ ہو کہ اس عورت کا اس مرد سے نکاح نہ ہوا ہو تو بھی اس عورت کو اس مرد کے ساتھ رہنے کی گنجائش ہوگی اور اس بات کی بھی گنجائش ہوگی کہ عورت اس کو قدرت دے تاکہ وہ اس سے جماع کرے اور یہی امام ابو یوسف کا پہلا قول ہے ۔

عند امام محمد و شافعی : مرد کو عورت سے وطی کرنے کی گنجائش نہیں ہوگی یہی امام ابو یوسف کا موقف ہے ۔

دلیل : قاضی نے قضا میں غلطی کی ہے اس وجہ سے کہ گواہ جھوٹے ہیں تو یہ گواہ ایسے ہی ہیں کہ جیسے غلام یا کافر کو گواہ بنانا ۔ لیل امام اعظم : قاضی کے نزدیک گواہ سچے ہیں حقیقت صدق پر مطلع ہونے کے متعذر کی وجہ کے اور یہی بات حجت ہے بر خلاف رقیت کے کیونکہ ان پر مطلع ہونا آسان ہے ۔

باب فی الاولیاء ولاکفاء

سوال :- آزاد عاقلہ کا اپنی رضاء سے نکاح کرنا کیسا ۔؟
جواب :- عند ابی یوسف :- ولی کے بغیر منعقد نہیں ہوگا ۔
عند محمد :- موقوفا منعقد ہوگا ۔
عند مالک والشافعی :- نکاح عورت کے بیان سے منعقد ہی نہیں ہوگا ۔
دلیل :- نکاح کے چند مقاصد ہوتے ہیں اور عورت کی طرف سپرد کرنا ان مقاصد میں مخل ہے ۔
عند ابی حنیفہ و یوسف فی ظاہر الروایہ :- منعقد ہو جائے گا اگرچہ ولی عقد کرے یا نہ کرے ۔
دلیل :- عورت نے اپنے خالص حق میں تصرف کیا ہے اور یہ تصرف کا اہل بھی ہے عاقلہ ممیّزہ ہونے کی وجہ سے ۔ اسی وجہ سے اس کو تصرف فی المال و اختیار زوج کا حق حاصل ہوتا ہے ۔

سوال :- باکرہ بالغہ کو نکاح پر مجبور کرنا کیسا ۔؟
جواب :- عند الشافعی :- ولی کو نکاح کے معاملے میں باکرہ بالغہ پر جبر کرنا جائز ہے ۔
دلیل :- کیونکہ وہ نکاح کے معاملے سے جاھل ہے عدم تجربہ کی وجہ سے ، اسی وجہ سے اس کا باپ اس کے مہر پر عورت کے حکم کے بغیر قبضہ کر سکتا ہے ۔
عندنا ؛- بالغہ باکرہ پر نکاح کے معاملے میں جبر جائز نہیں ۔
دلیل :- عورت آزاد ہے لھذا غیر کے لیئے عورت پر ولایۃ اجبار نہیں ہوگا ۔ اور صغیرہ پر ولایت اس کے عقل کی کمی کی وجہ سے ہوتا ہے لھذا جب وہ بالغ ہوگئی تو عقل کامل ہوگئی جب عقل کامل ہوگئی تو غیر کو ولایت جبر حاصل نہیں ہوگا ۔
اور رہی بات باپ کے قبضے کی تو وہ دلالۃ اس کی رضاء کے پائے جانے کی وجہ سے ہے اسی وجہ سے اگر عورت منع کردے تو وہ مالک نہیں ہوگا ۔

سوال :- فاذا استاذنها الولی فسکتت اور ضحکت فھو اذن الخ مسئلہ کی وضاحت کریں ۔؟
جواب :- باکرہ سے ولی نے اجازت طلب کی اور وہ خاموش رہی یا ہنسی تو یہ اجازت مانی جائے گی ۔
دلیل :- حدیث : باکرہ سے اس کے بارے میں اجازت طلب کی جائے گی پھر اگر وہ خاموش رہی تو یہ راضی ہے ۔
اورسکوت و ضحک میں رضاء کی جہت راجح ہے کیونکہ وہ اظہار رغبت سے حیاء کرتی ہے لیکن رد سے حیاء نہیں کرتی ، اور ضحک رضاء پر سکوت کے مقابلے میں زیادہ دلالت کرتا ہے لھذا یہ رضاء شمار ہوگا ۔
اور اگر رو پڑی تو رضاء نہیں ہوگی ۔ کیونکہ رونا ناراضگی و کراہت کی دلیل ہے ۔
اور اگر اجازت غیر ولی طلب کرے تو کلام ہی معتبر ہوگا ۔

سوال :- اگر ثیبہ سے اجازت طلب کی گئی تو کیا سکوت کافی ہوگا ۔؟
جواب ؛- نہیں بلکہ بولنا ضروری ہے ۔
دلیل :- حدیث :- الثیب تشاور ۔
اور کیونکہ اس سے بولنا عیب نہیں سمجھا جاتا اور تجربہ کی وجہ سے حیاء بھی کم ہوگئ لھذا نطق سے کوئی مانع نہیں ۔

سوال :- باکرہ اگر زنا کرے تو کیا زنا سے اس کی بکارت زائل ہو جاتی ہے ؟
جواب :- زنا کی وجہ سے باکرہ کی بکارت زائل ہو گئی تو اسکی بکارت کے باقی رہنے میں اختلاف ھے ۔
عند الصاحبین والشافعی علیھم الرحمہ :- لڑکی باکرہ کے حکم سے نکل کر ثیبہ کے حکم میں داخل ہوگئی ، نکاح کے معاملے میں اسکی خاموشی پہ اکتفا نہیں کیا جائے گا ۔
دلیل :- یہ لڑکی حقیقۃ ثیبہ ہے کیونکہ اس کو پہنچنے والا شخص اول مصیب نہیں بلکہ عائد ہے اور اس سے ہی مثوبۃ مثابۃ اور تثویب ماخوذ ہے ۔
عند ابی حنیفہ :- یہ لڑکی باکرہ کے حکم میں ہے اور اسکے لیے باکرہ والے احکام ہوں گے ۔
دلیل :- لوگ اسے باکرہ سمجھتے ہیں نطق کرنے سے اسے معیوب سمجھیں گے , لھذا نطق سے وہ رکے گی اور اس کے سکوت پر اکتفا کیا جائے گا تا کہ نکاح کی مصلحتیں فوت نا ہوں ۔

سوال :- اذا قال الزوج بلغک النکاح فسکت اس مسئلے میں ائمہ ثلاثہ کا اختلاف واضح کریں ؟
جواب :- شوہر عورت کے سکوت پر دعوی کر رہا ہو اور عورت رد کا دعوی کر رہی ہے ۔
عند زفر :- اگر شوہر کہے تجھے نکاح کی خبر پہنچی تھی تو اس وقت تو نے خاموشی اختیار کی اور عورت کہے نہیں بلکہ میں نے نکاح کا انکار کر دیا تھا تو اس صورت میں مرد کا قول معتبر ہو گا ۔
دلیل :- اس لیئے کہ سکوت اصلی شئ ہے اور رد عارضی ہے کیوں کہ مدعی علیہ اصل کا دعوی کرتا ہے مدعی خلاف اصل کا پس یہ مسئلہ مدت گزر جانے کے بعد شروط لہ الخیار کے دعوی کے رد کی طرح ہو گیا ۔
عند الاحناف :- عورت کا قول معتبر ہوگا ۔
دلیل :- صورت مسئلہ میں شوہر مدعی ہے اور عورت مدعی علیہ ہے شوہر مدعی اس طور پر ہے کہ وہ عورت پر لزوم عقد اور اس کے بضعہ کے مالک ہونے کا دعوی کر رہا ہے اور عورت ان چیزوں کا انکار کر رہی ہے اور عقد کا عدم لزوم اور بضع کا عدم تملیک ہی اصل ہے اس لیے عورت کا قول معتبر ہو گا ۔ یہ مسئلہ بالکل ودیعت والا ہے کہ مودع جب ودیعت کا دعوی کرے تو اس مسئلہ میں بھی عورت منکرہ ہے اس کا قول معتبر ہو گا ۔
بر خلاف مسئلہ خیار کے وہاں ساکت کے قول کا اعتبار اس وجہ سے ہے کہ مدت خیار کے گزرنے کے بعد خیار ختم ہو کر عقد میں مل چکا ہے ۔

سوال :- یجوز نکاح الصغیر او الصغیرۃ اذا زوجہا الولی اس مسئلے کو با تفصیل مع اختلاف ائمہ تحریر میں لائیں ؟
جواب :- صغیر اور صغیرہ کا نکاح جب ولی کرادے تو اس میں اختلاف ھے اسی طرح نکاح کا ولی بننے میں بھی اختلاف ھے ۔
عند مالک :- صغیر اور صغیرہ کے نکاح کی ولایت باپ کے علاوہ کسی کو حاصل نہیں ۔
دلیل :- آزاد عورت پر اجبار حاجت کے اعتبار سے ہے اور یہاں شہوت کے معدوم ہونے کی وجہ سے کوئی حاجت نہیں ہے لیکن باپ کی ولایت خلاف قیاس نص سے ثابت ہے اور جب دادا باپ کے معنی میں نہیں تو اس کو اب کے ساتھ لاحق نہیں کیا جائے گا ۔
امام مالک کا رد :- اس طرح نہیں بلکہ یہ قیاس کے موافق ہے کیونکہ نکاح مصلحتوں کو شامل ہے اور مصلحتیں حاصل نہیں ہوتیں مگر یہ کہ جب دونوں کفو برابر ہوں اور کفو ہر زمانے میں ملتا بھی نہیں لھذا صغیر میں کفو کو بچانے کے لیئے نکاح ولایت کو ثابت کر دیا ۔

عند الشافعی :- صغیر اور صغیرہ کے نکاح کی ولایت باپ دادا کے علاوہ کسی کو حاصل نہیں ہوگی ۔
دلیل :- ولایت کا مدار شفقت پر ہے اور باپ دادا کے علاوہ میں یہ بہت کم ہے ۔
اسی وجہ سے باپ داد کے علاوہ ولایت علی المال کسی کو حاصل نہیں ۔ جب ولایت علی المال جو ادنی شئی ہے وہ حاصل نہیں تو ولایت علی النفس { نکاح } جو کہ اعلی شی ہے وہ کیسے حاصل ہوگی ۔
عند الاحناف :- صغیر اور صغیرہ کے نکاح کی ولایت ولی کو حاصل ہو گی اور ولی سے مراد عصبہ ہے ۔
دلیل :- قرابت شفقت کی طرف داعی ہے تو جس طرح باپ دادا کو قرابت کے سبب ولایت حاصل ہے اس طرح دیگر اولیا کو بھی حاصل ہو گی مگر دیگر اولیا میں شفقت کے کم ہونے کے سبب فقط ولایت اجبار ثابت ہوگی ۔
جواب شافعی : ولایت نکاح کو تصرف فی المال کی عدم ولایت پر قیاس کرنا درست نہیں ہے ۔ اس لیے کہ تصرف فی المال متکرر ہوتا ہے لھذا مال میں خلل کا تدارک ممکن نہیں اس لیے ولایت فی تصرف المال ملزم بن کر مفید ہوگی اور قصور شفقت کے ساتھ ولایت الزام ثابت نہیں ہوگی ۔

سوال :- صغیر یا صغیرہ کا نکاح باپ , دادا کے علاوہ نے کر دیا تو کیا صورت ہوگی ؟
جواب :- اگر صغیر اور صغیرہ کا نکاح باپ دادا نے کر دیا تو بعد البلوغ ان کو کوئی اختیار نہ ملے گا ۔
اختلافی مسئلہ یہ ہے کہ اگر باپ دادا کے علاوہ نے صغیر اور صغیرہ کا نکاح کر دیا تو انہیں خیار ہو گا یا نہیں ۔
عند الطرفین :- خیار ہو گا ۔
دلیل : اخ کی قرابت ناقصہ ہے اور یہ نقصان شفقت کی کمی کی خبر دیتی ہے اور اس سے مقاصد میں خلل ہو گا اور خلل کا تدارک خیار بلوغت کے ساتھ ممکن ہوگا ۔
عند ابی یوسف :- خیار نہیں ہوگا ۔
دلیل :- باپ دادا پر قیاس کرتے ہوئے۔

سوال :- خیار بلوغ کیسے باطل ہوگا ۔؟
جواب :- خیار بکر (بلوغ) سکوت سے باطل ہو جاتا ہے۔
اور خیار غلام (لڑکا) تب تک باطل نہیں ہوگا جب تک یہ نہ کہے کہ میں راضی ہوں یا ایسی چیز آئے جس سے جان لیا جائے کہ وہ رضا ہے ۔

سوال :- خیار بلوغ سے واقع ہونے والی فرقت طلاق کہلائے گی ۔؟
جواب :- خیار بلوغ سے واقع ہونے والی فرقت طلاق نہیں ہوتی ۔ کیونکہ اگر یہ طلاق ہوتی تو یہ عورت جانب سے درست نہیں ہوتی ۔

سوال :- اقارب میں عصبات کے علاوہ ولایۃ تزویج ہوگا یا نہیں ۔؟
جواب :- عند محمد :- نہیں ہوگی ۔
عند یوسف :- اس بارے میں امام یوسف کا قول مضطرب ہے ۔ جبکہ مشہور یہ ہے کہ وہ امام محمد کے ساتھ ہیں ۔
دلیل صاحبین :- النکاح الی العصبات ۔
عند ابی حنیفہ :- ولایۃ تزویج ہوگی ۔
دلیل :- یہ ولایت نظری ہے ۔ اور نظر (شفقت) ہر اس شخص کی طرف سپرد کرنے سے ثابت ہو جائے گی جو قرابت کے ساتھ خاص ہے کیونکہ قرابت شفقت پر ابھارنے والی ہے ۔

سوال :- جب کسی کا کوئی ولی نہ ہو تو ولی کون ہوگا ۔؟
جواب :- امام و حاکم ہوگا ۔
دلیل :- نبی پاک کا فرمان : السلطان ولی من لا ولی لہ ۔

سوال :- ولی اقرب غائب ہو تو ولی ابعد نکاح کر اسکتا ہے یا نہیں مع اختلاف بیان کریں ؟
جواب :- عند زفر :- ولی اقرب کی موجودگی میں ولی ابعد کا نکاح کرانا جائز نہیں ۔
دلیل :- کیونکہ اقرب کی ولایت قائم ہے اور اس وجہ سے بھی کہ ولایت کا ثبوت قرابت کو بچانے کے لیئے ہے تو ولی کی غیبت میں اس کی ولایت باطل نہیں ہوگی ۔
عند ابی حنیفہ :- ولی اقرب کی موجودگی میں ولی ابعد کا نکاح کرانا جائز ہے ۔

دلیل :- ولایت نظری شئ ھے لہٰذا جسکی رائے سے نفع نہیں اٹھا سکتے اسے نظر بھی سپرد نہیں کرینگے اس لیے ہم نے ابعد کو سپرد کر دی کہ اس کی رائے سے ان نفع اٹھا سکتے ہیں ۔

سوال :- غیبۃ منقطعہ کی تعریف کریں ۔؟
غیبۃ منقطعہ کی تعریف : ولی اقرب ایسے شہر میں چلا جائے جہاں پر قافلے سال میں

سوال :- مجنونہ کا ولی باپ ، بیٹا ہوں تو نکاح میں ولی کون ہوگا ۔؟
جواب :- عند ابی حنیفہ و ابی یوسف :- بیٹا ہوگا ۔
دلیل :- بیٹا عصوبۃ میں مقدم ہے اور یہ ولایت (ولایت نکاح) اسی پر مبنی ہے ۔
عند محمد ؛- باپ ہوگا ۔
دلیل :- بیٹے کے مقابلے میں باپ میں شفقت زیادہ ہوگا ۔

سوال :- کفائت نکاح میں معتبر ہے یا نہیں ۔؟
جواب :- معتبر ہے ۔
دلیل :- نبی پاک نے فرمایا :- عورتوں کا نکاح صرف اولیاء کروائیں اور صرف اکفاء سے کروائیں ۔
اور مصالح کا انتظام عادۃ انہیں کے درمیان ہوتا ہے جن میں کفو کی برابری ہو کیونکہ شریفہ عورت گھٹیا کا بستر ہونا سے انکار کرے گی لھذا اس کا اعتبار ضروری ہے ۔

سوال :- عورت اپنا نکاح غیر کفو میں کرے تو کیا حکم ہوگا ۔؟
جواب :- :- عورت اپنا نکاح غیر کفو میں کرے تو اولیاء کو تفریق کا حق حاصل ہوگا خود سے عار کے ضرر کو دور کرنے کے لئے ۔

سوال :- کفائت کن چیزوں میں معتبر ہے ۔ مع وضاحت؟
(1) نسب ، لھذا قریش بعض بعض کے کفو ہیں اور بعض بعض کے کفو ہیں ۔
دلیل :- حدیث : قریش بعضھم اکفاء لبعض بطن ببطن و العرب بعضھم اکفاء لبعض قبیلۃ بقبیلۃ ۔

(2) دین ،

عند ابی حنیفہ و یوسف :- دین میں کفو کا اعتبار ہوگا ۔

دلیل :- کیونکہ یہ اعلی مفاخر میں سے ہے اور عورت شوہر کے گھٹیا نسب ہونے سے زیادہ شوہر کے فسق سے عار زیادہ محسوس کرتی ہے ۔

عند محمد :- معتبر نہیں ۔

دلیل :- کیونکہ یہ امور آخرت میں سے ہے لھذا دنیا کے احکام اس پر مبنی نہیں ہونگے ۔ ہاں اگر شوہر کو مارا جاتا ہے یا مذا اڑایا جاتا ہے تب معتبر ہوگا ۔

(3) مال :- اس سے مراد یہ ہے کہ شوہر مھر و نفقہ کا مالک ہو ۔ یہ سب کے نزدیک ضروری ہے ۔

کفائت فی الغنا کا اعتبار ہوگا یا نہیں ۔

عند ابی حنیفہ و محمد ؛- اعتبار ہے ۔

دلیل :- کیونکہ لوگ غناء پر فخر محسوس کرتے ہیں اور فقر پر عار ۔

عند یوسف :- اعتبار نہیں ۔

دلیل :- مالداری میں دوام نہیں کیونکہ آنے جانے والی چیز ہے ۔

(4) پیشہ ۔

عند ابی یوسف و محمد ؛- پیشہ کا اعتبار ہوگا

عند ابی حنیفہ :- دو روایتیں ہیں ۔

جبکہ امام یوسف کا ایک قول یہ ہے کہ پیشہ کا اعتبار نہیں ہاں گھٹیا پیشہ نہ ہو جیسے حجام دباغ وغیرہ ۔

وجہ اعتبار :- لوگ پیشہ کے شرف پہ فخر کرتے ہیں اور پیشہ کے گھٹیا ہونے پہ عار محسوس کرتے ہیں ۔

وجہ عدم اعتبار :- پیشہ لازمہ نہیں اور پیشہ کو خسیس سے نفیس کی طرف پھیرنا ممکن ہے ۔

(5) اسلام (6) حریت ۔

سوال :- اذا تزوجت المراۃ و نقصت عن مصر مثلھا اس مسئلے میں اختلاف ائمہ لکھیں ؟
جواہے :- اولیا کو مہر کی کمی کی صورت میں اعتراض کا حق ۔
عند الصاحبین :- عورت نے از خود اپنا نکاح کر لیا اور مہر مثل میں کمی کر دی تو اولیا کو اعتراض کا حق حاصل نہیں ہو گا ۔
دلیل :- دس درھم سے زیادہ مہر عورت کا حق ہے اور جو شخص اپنا حق ساقط کر دے اس پر اعتراض نہیں جیسا کہ مہر مقرر کرنے کے بعد ہوتا ہے ۔
عند ابی حنیفہ :- اولیا کو اعتراض کا حق حاصل ہوگا ۔
دلیل :- اولیا زیادتی مہر سے فخر کرتے ہیں اور اس کے کم ہونے کے سبب عار محسوس کرتے ہیں لھذا یہ کفو کے مشابہ ہو گا بر خلاف مہر مقرر کرنے کے بعد بری کرنے کے اسے
عار نہیں سمجھا جاتا ۔

سوال :- واذا زوج الاب ابنتہ الصغیرہ او نقص من مصر مثلھا صورت مسئولہ میں امام اعظم اور صاحبین کا اختلاف لکھیں ؟
جواب :- عند الصاحبین :- صغیر اور صغیرہ کے باپ اور دادا میں سے کسی نے ان کا نکاح کروایا اور بچی کا مہر اس کے مہر مثل سے کم کر دیا یا صغیر کی بیوی کا مہر اس کے مہر مثل سے زائد کر دیا ، اگر زیادتی عرف میں غبن فاحش کہلاتی ہے تو یہ عقد درست نہ ہو گا اور اگر غبن فاحش نہیں تو عقد درست ہو گا ۔
دلیل :- ولایت مشروط ہے شفقت کے ساتھ لھذا اس کے فوت ہونے کی صورت میں عقد فاسد ہو گا اور یہ اس وجہ سے ہے کہ مہر مثل سے کم کرنے میں شفقت نہیں جیسا کہ
نیمت کے بھیجنے میں اسی وجہ سے باپ دادا کے علاوہ اس کا کوئی مالک نہیں ۔
ابی حنیفہ :- کمی و زیادتی دونوں صورت میں نکاح جائز ہے ۔
دلیل :- حکم جواز نکاح کی دلیل شفقت پر مبنی ہے اور وہ قرب قرابت ہے اور نکاح میں دیگر مقاصد ہیں جو مہر سے زیادہ بڑے ہوتے ہیں رہی بات بیع کی تو وہاں مال مقصود ہے ۔ لھذا غبن فاحش کے ساتھ درست نہیں ۔

سوال :- ومن زوج ابنتہ و ھی صغیرۃ عبدا او زوج ابنہ و ھو صغیر امۃ مسئلہ کی وضاحت مع اختلاف کریں ۔؟

جواب :- عند ابی حنیفہ :- کسی نے اپنی چھوٹی بیٹی کا نکاح غلام سے یا چھوٹے بیٹے کا نکاح لونڈی سے کروایا تو یہ جائز ہے ۔
دلیل ؛- کیونکہ باپ نے کفائت سے اعراض کیا ہے وہ کسی نہ کسی مصلحت کی وجہ سے ہوگا جو اس سے بھی اوپر ہوگا ۔
عند الصاحبین :- جائز نہیں ۔
دلیل :- جب کفو نہیں تو ضرر ظاہر ہے لھذا غیر کفو سے جائز نہیں ۔

سوال :- اذا اذنت المراۃ الرجل ان یزوجھا اس مسئلے میں جواب :- عند ابی حنیفہ :- کسی نے اپنی چھوٹی بیٹی کا نکاح غلام سے یا چھوٹے بیٹے کا نکاح لونڈی سے کروایا تو یہ جائز ہے ۔
دلیل ؛- کیونکہ باپ نے کفائت سے اعراض کیا ہے وہ کسی نہ کسی مصلحت کی وجہ سے ہوگا جو اس سے بھی اوپر ہوگا ۔
عند الصاحبین :- جائز نہیں ۔
دلیل :- جب کفو نہیں تو ضرر ظاہر ہے لھذا غیر کفو سے جائز نہیں ۔
کر لیا تو یہ عقد جائز نہیں۔
دلیل :- اس بات کے متعذر ہونے کی بنا پر کہ ایک شخص مملک لغیرہ اور متملک لنفسہ ہو ۔
عند الاحناف :- یہ عقد جائز ہے ۔
دلیل :- وکیل فی النکاح معبر و سفیر ہوتا ہے ، عاقد و مباشر نہیں ہوتا جبکہ ایک شخص کا مملک و متملک ہونا یہ اس صورت میں ممنوع ہے جبکہ وکیل کی طرف حقوق عقد لوٹتے ہوں جبکہ وکیل فی النکاح میں حقوق عقد اسکی طرف لوٹتے ہی نہیں لھذا یہ عقد بلا کراہت جائز ہوگا ۔

سوال :- غلام اور لونڈی کا آقا کی اجازت کے بغیر نکاح کرنا کیسا ۔؟
جواب :- نکاح موقوف رہے گا اگر مولی اجازت دے تو جائز اگر رد کرے تو باطل ۔

سوال :- مرد عورت سے یا عورت مرد سے بغیر رضاء کے نکاح کریں تو کیا حکم ہے ۔؟
جواب :- عند الاحناف :- ہر وہ عقد جو فضولی سے صادر ہو اور اس کے لیئے کوئی مجیز ہو تو نکاح موقوفا منعقد ہوگا ۔
دلیل :- رکن تصرف (ایجاب و قبول) اس کے اہل سے صادر ہوا ہے مجو اپنے محل کی طرف مضاف بھی ہے اور منعقد کرنے میں کوئی ضرر بھی نہیں لھذا موقوفا منعقد ہوگا ۔
عند الشافعی :- فضولی کے تمام تصرفات باطل ہیں ۔
دلیل :- عقد نکاح کے حکم کے لیئے وضع کیا گیا ہے جبکہ فضولی اثبات حکم پر قادر نہیں لھذا یہ لغو ہو جائے گا ۔

سوال :- و من قال اشھدوا انی تنزوجت فلانۃ فبلغھا الخبر فاجازت فھو باطل الخ مسئلہ کی وضاحت کریں ۔؟
جواب ؛- عند ابی حنیفہ و محمد :- کسی کہا گواہ ہو جاؤ میں نے فلاں عورت سے شادی کی پھر اس کو خبر پہنچی اور اس نے اجازت دے دی تو یہ باطل ہے اور اگر دوسرے نے کہا گواہ ہو جاؤ میں نے اپنا نکاح اس سے کر دیا پھر عورت کو خبر پہنچی اور اس نے اجازت دے دی تو یہ جائز ہے اسی طرح اگر عورت اس طرح کہے ۔

سوال :- کسی نے مرد کو حکم دیا کہ کسی عورت سے نکاح کروائے پھر اس نے دو عورتوں سے ایک ہی عقد میں نکاح کرایا تو کیا حکم ہوگا ۔؟
جواب :- کسی سے بھی منعقد نہیں ہوگا ۔
دلیل :- کیونکہ دونوں سے نافذ کرنے کی طرف کوئی صورت نہیں ۔ اور کسی سے ایک غیر معین سے بھی نافذ نہیں کرسکتے جہالت کی وجہ سے کیونکہ اس صورت میں نکاح کا فائدہ ہی مرتب نہیں ہوگا ۔ اور کسی ایک معین سے بھی نہیں کرسکتے اولیت کے معدوم ہونے کی وجہ سے ۔ لھذا تفریق متعین ہوجائے گی۔

باب المہر

سوال :- مہر مقرر کیے بغیر نکاح کرنا کیسا ۔؟
جواب :- نکاح درست ہے ۔ کیونکہ نکاح لغۃ عقد انضمام و ازدواج ہے لھذا زوجین سے نکاح تام ہوجائے گا ۔ لیکن شرعا مہر واجب ہے محل کے شرف کو واضح کرنے کے لیے ۔

سوال :- اگر کسی نے شرط پر نکاح کیا کہ کوئی مہر نہیں ہوگا تو کیا حکم ہوگا ۔؟
جواب :- عندنا :- درست
عند مالک :- درست نہیں

سوال :- مہر کی کم از کم مقدار کیا ہے مع اختلاف ائمہ لکھیں ۔؟
جواب :- عندالشافعی :- جو چیز بیع میں ثمن بن سکتی ہے وہ عورت کے لیے مہر بن سکتی ہے کیونکہ مہر عورت کا حق ہے تو لہٰذا یہ مقرر کرنا عورت کی طرف سپرد ہے ۔
عند الاحناف :- مھر کی کم از کم مقدار دس درھم ہے ۔
دلیل :- حدیث : دس درھم سے کم کوئی مھر نہیں ۔ اور اس وجہ سے کہ مہر وجوبا شرع کا حق ہے محل بضعہ کے شرف کو ظاہر کرنے کے لیئے تو اس کیلیے وہی مقرر ہوگا جو کہ اس کے لیے اہمیت رکھتا ہو اور وہ دس درھم ہے چوری کے نصاب پر استدلال کرتے ہوئے ۔

سوال :- شوہر نے دس درھم سے کم مہر بیان کیا تو حکم ہو گا مع اختلاف بتائیں ۔؟
جواب :- عند زفر :- شوہر نے دس درھم سے کم مہر بیان کیا تو مہر مثل واجب ہو گا۔
دلیل :- جو چیز مہر نہیں بن سکتی اسے بیان کرنا یا نہ کرنا برابر ہے ۔
عندنا :- شوہر نے دس درھم سے کم مہر بیان کیا تو دس درھم واجب ہوں گے ۔
دلیل :- اس تعیین کا فساد حق شرع کی وجہ سے ہے اور وہ دس درھم سے پورا ہو گیا اور عدم تسمیہ کا کوئی اعتبار نہیں ہو گا اس لیے کہ کبھی عورت عوض کے بغیر از راہ کرم مالک بنانے پر راضی ہو جاتی ہے لیکن معمولی عوض پر راضی نہیں ہوتی ۔

سوال :- عورت کو دخول سے پہلے طلاق دے دی تو کیا حکم ہوگا۔؟
جواب :- عند علمائنا الثلاثہ :- پانچ دراھم واجب ہونگے
عند زفر :- متعہ واجب ہوگا ۔

مسئلہ :- کسی نے 10 یا 10 سے زیادہ مہر بیان کیا تو اگر دخول کیا یا مر گیا تو اس صورت میں اس پر مسمّٰی لازم ہوگا ۔ اور اگر دخول اور خلوت سے پہلے طلاق دے دی تو نصف مسمّٰی ہوگا ۔
اور اگر شوہر نے اس کا مہر بیان ہی نہیں کیا یا اس شرط پر نکاح کیا کہ عورت کو مہر نہیں دونگا تو اس صورت میں اگر دخول کیا یا شوہر مر گیا تو مہر مثل واجب ہو گا ۔
اگر مہر مقرر نہ ہو اور دخول سے پہلے طلاق دے دی تو متعہ واجب ہو گا ۔

سوال :- شوہر نے مہر بیان نہ کیا یا عدم مہر پر نکاح کیا تو کیا حکم ہو گا ۔ ؟
جواب :- عند الشوافع :- شوہر نے نکاح میں مہر کو بیان نہیں کیا یا عدم مہر پر نکاح کیا اور شوہر مر گیا تو شوہر پر کچھ واجب نہ ہو گا ۔
دلیل :- مہر خالصۃ عورت کا حق ہے تو جس طرح عورت انتہاء اُس مھر کے ساقط کرنے پر قادر ہے اسی طرح عورت ابتداء بھی مہر کی نفی کرنے پر قادر ہوگی ۔
عند الاحناف :- عورت سے دخول اور موت کی صورت میں مہر مثل ہو گا ۔
دلیل :- مہر ابتداء شرع کا حق ہے لیکن بقاء عورت کا حق ھے لھذا عورت ابتداء نفی پر قادر نہیں ہوگی ۔

سوال :- متعہ کیا ہوتا ہے اور کس صورت میں واجب ہوتا ہے ؟
جواب :- متعہ تین قسم کے کپڑے ہیں
(1) کرتا (2) اوڑھنی (3) چادر
یہ اس صورت میں واجب ہو گا جب شوہر نے مہر مقرر نہ کیا ہو اور قبل الدخول طلاق دی ہو البتہ یہ مہر متعہ نصف مہر مثل سے زائد اور 5 درھم سے کم نہ ہو گا ۔

سوال :- اگر کسی مسلمان نے خنزیر یا خمر کے عوض نکاح کیا تو کیا حکم ہوگا ۔؟
جواب :- اگر کسی مسلمان نے خنزیر یا خمر کے عوض نکاح کیا تو اس کے بدلے میں مہر مثل دینا ہو گا ۔

سوال :- زوجین نے مہر مقرر کیے بغیر نکاح کر لیا پھر تسمیہ پر راضی ہو گئے اس مسئلے اختلاف بیان کریں ؟

جواب :- عند الشافعی : اگر کسی نے مہر متعین کیے بغیر کسی عورت سے نکاح کیا پھر وہ کسی معین مقدار پر راضی ہو گئے پھر اگر شوہر نے قبل الدخول طلاق دی تو عند الشافعی مفروض { مقرر} کا نصف ہو گا ۔

دلیل :- اس لئے کہ مہر مقرر شدہ ہے لھذا نص (فنصف ما فرضتم) کی وجہ سے وہ نصف ہو گا ۔

عند الاحناف:- شوہر پر متعہ واجب ہو گا ۔

دلیل :- مسئلہ ہذا میں مہر بیان کیے بغیر نکاح ہوا تھا تو خود شوہر پر عورت کا مہر مثل واجب تھا اور مہر مثل جب تنصیف کو قبول نہیں کرتا تو اس کے قائم مقام بھی تنصیف کو قبول نہیں کرے گا اور وہ انکا مفروضہ ہے لہٰذا اب جو لازم ہو گا وہ متعہ ھے ۔ اور آیت مبارکہ میں مفروض فی العقد مراد ہے کیونکہ وہی متعارف ہے ۔

سوال :- عقد کے بعد مہر میں زیادتی کی تو کیا حکم ہو گا ۔؟

جواب :- عندنا :- عقد کے بعد مہر میں زیادتی کی تو زیادتی لازم ہو جائے گی ۔

عند زفر :- لازم نہیں ہو گی ۔

سوال :- جب مرد نے عورت سے خلوت اختیار کی اور وہاں وطئ سے کوئی مانع نہ ہو پھر طلاق دی تو کتنا مہر ملے گا ۔؟

جواب :- عندنا :- کامل مہر ہو گا ۔

دلیل :- عورت نے بضعہ سپرد کردی کہ وطئ سے کوئی مانع نہیں اور عورت کی وسعت میں یہی ہے لھذا اس کا حق بدل(مہر) میں مؤکد ہو گا ۔

عند الشافعی :- نصف مہر ہو گا ۔

دلیل :- کیونکہ معقود علیہ وطئ سے پورا ہو گا لھذا اس کے بغیر مہر متحقق نہیں ہو گا ۔

سوال :- موانع خلوت صحیحہ کیا ہیں ۔؟
جواب :- مریض ہونا :- اس سے مراد وہ مرض جو مانع جماع ہو یا اس مرض سے کوئی ضرر ملحق ہو ۔
اسی طرح رمضان کے ماہ میں روزہ ، حج فرض و نفل یا عمرہ کا محرم ہونا یہ بھی موانع ہیں ۔

سوال :- اگر زوجین میں سے کوئ نفلی روزہ دار ہو تو کیا یہ مانع خلوت صحیحہ ہوگا ۔؟ نیز نماز کی حالت میں خلوت صحیحہ ہوگی یا نہیں ۔؟
جواب :- نہیں حتی کہ اگر نفلی روزہ کی حالت میں خلوت ہوئی اور طلاق دی تو مہر کامل ہوگا ۔
اسی طرح قضاء اور نذر کے روزے کا بھی یہی حکم ہوگا ۔
رہی بات نماز کی اگر نماز فرض ہے تو خلوت صحیحہ نہیں اگر نفل ہے تو خلوت صحیحہ ہے ۔

سوال :- مجبوب نے خلوت کی اور طلاق دی تو کتنا مہر ملے گا ۔؟
جواب۔ :- عند ابی حنیفہ :- کامل مہر ملے گا ۔
دلیل :- عورت پر لازم خود کو سپرد کرنا تھا سحق (رگڑنے) کے حق میں اور عورت اس کو لے آئی لھذا مہر کامل ہوگا۔
عند الصاحبین :- نصف مہر ملے گا ۔
دلیل :- مریض کے مقابلے میں مجبوب زیادہ عاجز ہے لھذا جب اس سے خلوت کی صورت میں مہر کامل نہیں تو مجبوب سے بھی خلوت کی صورت میں مہر کامل نہیں ہوگا ۔ برخلاف عنین کے کیونکہ حکم سلامۃ آلہ پر گھومتا ہے ۔

سوال :- خلوت فاسدہ کی صورت میں اگر طلاق دی تو کیا عورت پر عدت ہوگی ۔؟
جواب :- احتیاطا استحسانا عدت ہوگی ۔
جبکہ امام قدوری نے اپنی شرح میں یہ ذکر کیا ہے کہ اگر مانع شرعی ہو تو عدت واجب ہوگی ۔ اور اگر مانع حقیقی ہو جیسے مرض تو عدت واجب نہیں ۔

سوال :- مطلقہ کے لیئے متعہ مستحب ہے یا واجب ۔؟
جواب :- عند الشافعی :- متعہ ہر مطلقہ کے لیئے واجب ہے سوائےاس عورت کے جس کو شوہر نے دخول سے پہلے طلاق دی اور اس کے لیئے مہر بیان کیا ہو ۔
دلیل :- کیونکہ یہ شوہر کی جانب سے بطور صلہ کے واجب ہوا ہے کیونکہ شوہر نے عورت کو فراق کی وجہ سے وحشت پہنچائی ہے لھذا متعہ واجب ہوگا ۔ سوائے صورت مذکورہ کے کہ اس صورت میں نصف مہر بطریق متعہ ہی ہے ۔
عند الاحناف :- متعہ ہر مطلقہ کے لیئے مستحب ہے سوائے اس عورت کے جس کو شوہر نے دخول سے پہلے طلاق دی اور اس کے لیئے مہر بیان کیا ہو ۔
دلیل :- مفوضہ (وہ عورت جو خود کو بغیر مہر کے سپرد کرے) میں متعہ مہر مثل کا خلیفہ ہے کیونکہ مہر مثل ساقط ہو رہا ہے اور متعہ واجب ہورہا ہے اور عقد عوض کو واجب کرتا ہے لھذا متعہ خلیفہ ہوا اور خلیفہ اصل کے ساتھ جمع نہیں ہوتا لھذا مہر واجب ہونے کی صورت میں کوئی چیز واجب نہیں ہوگی ۔
رہی بات وحشت کی تو مرد اس میں جنایت کرنے والا نہیں لھذا اس سے تاوان نہیں لیا جائے گا لھذ متعہ یہ باب فضل میں سے ہوگا نہ کہ وجوبی ۔

سوال :- اپنی بیٹی کا اس شرط پر کروانا کہ متزوج اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح اس سے کروائے گا کیسا ۔؟
جواب :- عند الشافعی :- باطل ہے ۔
دلیل :- کیونکہ اس صورت میں نصف بضعہ کو مہر بنایا گیا ہے اور نصف منکوحہ کو اور باب نکاح میں اشتراک نہیں ہوتا لھذا ایجاب باطل ۔
عندنا :- جائز ہے ۔
دلیل :- صورت مذکوہ میں اس چیز کو مہر بنایا گیا ہے جو مہر کی صلاحیت نہیں رکھتی لھذا عقد تو درست ہوجائے گا لیکن مہر مثل جواب ہوگا ۔

سوال :- کسی نے ازاد عورت سے ایک سال خدمت پر یا تعلیم قران پر نکاح کیا تو کیا مہر ملے گا ۔؟ نیز اگر کسی غلام نے کسی عورت سے مولی کی اجازت کے ساتھ ایک سال خدمت پر شادی کی تو کیا حکم ہے ۔؟

جواب :- عند الشافعی :- دونوں صورتوں میں نکاح درست اور یہی خدمت مہر ہوگا ۔

دلیل :- کیونکہ جس چیز کو شرط کے عوض دینا درست ہے تو وہ مہر بھی بن سکتی ہے کیونکہ اس عوض سے ہی معاوضہ متحقق ہوگا ۔

عند الشیخین :- پہلی صورت میں مہر مثل جبکہ صورت ثانیہ میں خدمت ہی مہر ہوگا ۔

دلیل :- جو مشروع ہے وہ مال کے ساتھ طلب کرنا ہی ہے جبکہ تعلیم مال نہیں ہے ، اسی طرح منافع بھی مال نہیں جبکہ خدمت عبد ابتغاء بالمال ہے اس لیئے کہ وہ تسلیم رقبہ کو متضمن ہے اور غلام مال ہے ۔ جبکہ آزاد اس طرح نہیں ۔

عند محمد :- پہلی صورت میں ایک سال خدمت کی قیمت دینا ہوگی ۔

دلیل :- کیونکہ مسمّٰی مال ہی ہے مگر اس کو سپرد کرنے سے عاجز ہے لھذا یہ ایسے ہی ہو جائے گا اگر کوئی غیر کے غلام پر نکاح کرے تو نکاح تو درست ہوگا لیکن غلام دینے عاجز ہے تو قیمت دینگے اسی طرح یہاں پر بھی۔

سوال :- کسی نے عورت سے ایک ہزار پر نکاح کیا پھر اس نے اس پر قبضہ کیا اور شوہر کو ہبہ کر دیا پھر دخول سے پہلے طلاق دیا تو کیا حکم ہوگا ۔؟

جواب :- عورت پر پانچ سو شوہر کو دینا ہونگے ۔ کیونکہ ھبہ کی وجہ سے شوہر کی طرف جو اس پر لازم تھا اس کا عین نہیں پہنچا ۔ اور اس وجہ سے کہ عقد و فسخ میں دراھم و دنانیر متعین نہیں ہوتے ۔

لیکن اگر عورت نے قبضہ کرنے سے پہلے شوہر کو ھبہ کر دیا پھر دخول سے پہلے طلاق دی تو کسی پر کوئی چیز لوٹانا واجب نہیں ہوگی استحسانا ۔

قیاس تو یہ کہتا ہے کہ مرد عورت سے نصف مہر واپس لے اور یہی امام زفر کا قول ہے کیونکہ عورت نے اس کو بری کر کے سپرد کر دیا لہٰذا دخول سے پہلے طلاق کی وجہ سے جس کا وہ مستحق ہوتی ہے اس سے عورت بری نہیں ہوگی ۔

وجہ استحسان یہ ہے کہ مرد تک جس کا وہ دخول سے پہلے طلاق کی وجہ سے مستحق ہوتا ہے (یعنی نصف مہر کے ذمہ سے بری ہونا) اس کا عین پہنچ گیا لھذا عورت پر دینا لازم نہیں ہوگا ۔

اور اگر پانچ سو پہ قبضہ کیا پھر پورا ہزار مقبوض و غیر مقبوض ھبہ کردیا یا پانچ سو کے علاوہ باقی ھبہ کیا پھر دخول سے پہلے طلاق دی تو امام اعظم کے نزدیک کسی پر کچھ لوٹانا واجب نہیں ۔ جبکہ صاحبین فرماتے ہیں : شوہر عورت سے نصف مقبوض واپس لے گا بعض کو کل پہ قیاس کرتے ہوئے ۔

امام اعظم کی دلیل :- شوہر کا مقصود نصف مہر کا بلا عوض مالک ہونا ہے جو کہ حاصل ہوگیا لھذا طلاق کے وقت عورت سے لوٹانے کا مطالبہ نہیں ہوگا ۔

اور اگر نصف سے کم ھبہ کیا اور باقیپر قبضہ کیا تو امام اعظم کے نزدیک مرد عورت سے تمام نصف لے گا ۔ جبکہ صاحبین کے نزدیک مقبوض کا نصف لے گا ۔

سوال :- اگر کسی نے عورت سے سامان پر نکاح کیا پھر اس نے قبضہ کیا یا کیے بغیر اس کو ہبہ کر دیا اور شوہر نے دخول سے پہلے طلاق دی تو کیا حکم ہوگا ۔؟

جواب :- عند زفر :- عورت پر نصف قیمت لازم ہوگی ۔ کیونکہ اس میں عین مھر کا نصف لوٹانا واجب تھا ۔

باقی ائمہ کے نزدیک :- کچھ بھی لازم نہیں ہوگا ۔

دلیل :- طلاق کے وقت مرد کا حق عورت کی جھت سے نصف مقبوض کا سلامت ہونا ہے اور یہ اس تک پہنچ گیا ۔

سوال :- اگر کسی نے اس شرط پر نکاح کیا کہ وہ اس کو شہر سے نہیں نکالے گا یا دوسری سے نکاح نہیں کرے گا تو کیا حکم ہوگا ۔؟

جواب :- اگر شرط کو پورا کیا تو مھر مسمّٰی ہوگا ۔

اور اگر اس کے علاوہ کسی سے نکاح کر لیا تو مھر مثل ملے گا ۔ کیونکہ مرد نے وہ مہر بیان کیا ہے جس میں عورت کا نفع ہے تو نفع کے فوت ہونے کے وقت عورت کا ایک ہزار لر راضی رہنا معدوم ہوگیا لھذا کامل مھر مثل ملے گا ۔

سوال :- : ولو تنزوجھا علی الف ان قام بہا و علی الفین ان اخرجھا مسئلہ کی وضاحت مع اختلاف بیان کریں؟

جواب :- اگر کسی شخص نے عورت سے اس شرط پر نکاح کیا کہ وہ اسے اپنے شہر میں مقیم رکھے گا تو اسے ایک ہزار مہر دے گا اور اگر اسے شہر سے خارج کرے گا تو دو ہزار مھر دے گا ۔
عند الصاحبین :- دونوں شرطیں جائز ہیں اگر مقیم رکھا تو ایک ہزار اور نکالا تو دو ہزار واجب ہوں گے ۔
دلیل :- کیونکہ ہر شرط کو ایک بدل کے مقابلے میں ذکر کیا گیا ہے لہٰذا ہر ایک کا اعتبار کرتے ہوئے مہر درست ہے۔
عند زفر :- دونوں شرطیں فاسد ہیں لھذا عورت کے لیے مہر مثل واجب ہو گا ۔
دلیل :- مسمّٰی مجھول ہے لھذا جہالت مہر مثل کو لازم کرے گی ۔
عند ابی حنیفہ :- دونوں شرطیں درست ہیں ۔ مقیم رکھا تو ایک ھزار ، شھر سے خارج کیا تو دو ھزار لازم ہوں گے ۔

سوال :- ولو تزوجہا علی ہذا العبد او علی ہذا العبد فاذا احدہما اوکس والآخر ارفع مسئلہ کی وضاحت مع اختلاف بیان کریں ؟
جواب :- اگر کسی شخص نے کسی عورت سے اس غلام یا اُس غلام کے عوض نکاح کیا پھر ان دونوں میں سے ایک اعلی اور ایک اوکس (کم قیمت) والا نکلا ۔
عند الصاحبین :- عورت کے لیے مہر اوکس ہو گا خواہ اوکس مھر مثل کم ہو یا ارفع سے زیادہ ہو ۔ عند ابی حنیفہ : مذکورہ صورت میں اگر مہر مثل ان دونوں غلاموں سے اوکس ہو تو عورت کے لیے اوکس ہو گا اور اگر زیادہ ہو تو ارفع ہو گا اور اگر ان دونوں کے مابین ہو تو مہر مثل واجب ہو گا ۔

سوال :- اگر کسی نے حیوان غیر موصوف پر نکاح کیا تو کیا حکم ہوگا ۔؟
جواب :- عندنا :- درست ہوگا ۔ اگر چاہے تو حیوان دے اگر چاہے تو قیمت یہ تب ہے جب جنس بیان کی صفت نہ کی ۔ اور اگر جنس ہی بیان نہ کی تو مھر مثل واجب ہوگا ۔
عند الشافعی :- دونوں صورتوں میں مھر مثل واجب ہوگا ۔
دلیل :- کیونکہ جو چیز بیع میں ثمن نہیں بن سکتی وہ نکاح میں مھر نہیں بن سکتی ۔

سوال :- اگر کسی نے غیر موصوف کپڑے کر نکاح کیا تو کیا حکم ہوگا ۔؟
جواب :- مہر مثل واجب ہوگا ۔ ہاں اگر جنس بیان کردے تو مہر مسمّٰی ہی دے گا ۔

مسئلہ :- اگر کسی شخص نے مکیلی یا موزونی چیز کو بطور مہر بیان کیا اور اس میں جنس تو بیان کی ، صفت بیان نہ کی تو اس صورت میں شوہر عطا کرنے میں مختار ہوگا۔
مسئلہ : اگر جنس و صفت دونوں بیان کرتا تو مختار نہ ہوتا ۔

مسئلہ :- اگر کسی مسلمان نے خنزیر یا خمر کے عوض نکاح کیا تو اس کے بدلے میں مہر مثل دینا ہو گا۔
مسئلہ :- اگر کسی شخص نے کسی عورت سے سرکے کے مٹکے پر نکاح کیا اور وہ مٹکا شراب ہوا تو مہر مثل ہو گا ۔
مسئلہ :- جب قاضی نکاح فاسد کی صورت میں قبل الدخول تفریق کرادے ، اسی طرح خلوت کے بعد بھی تفریق کرادے تو عورت کے لیے کوئی مہر نہ ہو گا۔
مسئلہ : نکاح فاسد کی صورت میں عورت پر عدت ہوگی اور اس عدت کی ابتدا کا اعتبار تفریق کے وقت سے ہو گا نا کہ وقت وطی ہے ۔
مسئلہ : نکاح فاسد کی صورت میں نسب ثابت ہو گا اور اس نسب میں مدت کا اعتبار وقت دخول سے ہو گا ۔
مسئلہ :- مہر مثل میں باپ کی جانب کا اعتبار ہو گا مثلا پھوپھیاں اور پھوپھی کی بیٹیاں وغیرہ ۔
مسئلہ :- مہر مثل میں یہ بات دیکھی جائے گی کہ دونوں عورتیں عمر، جمال، مال، عقل ، دین، بلد اور زمانے میں برابر ہوں ۔

سوال :- ولی کا مہر کا ضامن بننا کیسا ؟
جواب :- ولی کا مہر کا ضامن بننا دست ہے ۔ پھر عورت کو اختیار ہوگا چاہے ولی سے مہر کا مطالبہ کریں یا شوہر سے تمام کفالات پر قیاس کرتے ہوئے ۔ پھر اگر ولی شوہر کے حکم سے ضامن بنا ہو تو ولی مہر ادا کرنے کے بعد شوہر سے رجوع کرے گا جیسا کہ عموما کفالت میں ہوتا ہے ۔

سوال :- وللمراۃ ان تمنع نفسھا حتی تاخذ المھر وضاحت فرمائیں ۔؟
جواب :- (1) عورت لینے سے پہلے خود کو روک سکتی ہے اور شوہر کو بھی اس بات سے منع کرسکتی ہے کہ اس کے ساتھ سفر کرے ۔
(2) شوہر پورا مہر معجّل دینے سے پہلے بیوی کو سفر اور گھر سے نکلنے سے روک نہیں سکتا ۔ کیونکہ مھر معجّل پورا کرنے سے پہلے اس کو روکنے کا حق نہیں ۔
(3) اور اگر مہر مؤجل ہو تو عورت خود کو نہیں روک سکتی ۔
(4) اور اگر عورت کی رضامندی کے بغیر دخول کیا تو عورت خود کو روک سکتی ہے
(5) اوت اگر رضامندی سے دخول کیا تب بھی امام اعظم کے نزدیک یہی تفصیل ہوگی ۔
عند الصاحبین :- اگر دخول عورت کی رضا مندی سے ہو تو خود کو روکنا جائز نہیں ۔
دلیل :- ایک مرتبہ وطئ یا خلوت سے معقود علیہ پورا پورا عورت کی طرف سپرد ہوگیا ، اسی وجہ سے اس صورت میں مہر کامل واجب ہوتا ہے لھذا حق حبس (روکنے) باقی نہیں رہے گا جیسے بائع جب مبیع سپرد کردے ۔
(6) جب مرد پورا مہر دے دے تو عورت کو جہاں چاہے لے جائے ۔

سوال :- شادی کے بعد مہر میں اختلاف ہوا تو کیا حکم ہے ۔؟
جواب :-
عند ابی حنیفہ و محمد ؛- سے کسی نے عورت سے شادی کی اور مہر میں اختلاف ہوا تو میر مثل کے تمام تک عورت کا قول مانا جائے گا اور جو مہر مثل سے زیادہ ہو اس میں مرد کا قول معتبر ہوگا ۔ اور اگر دخول سے پہلے طلاق دی تو نصف مہر میں مرد کا قول معتبر ہوگا ۔
عند ابی یوسف :- طلاق سے پہلے اور بعد دونوں صورتوں میں مرد کا معتبر ہوگا ۔
دلیل :- عورت زیادتی کو دعوی کر رہی ہے اور مرد انکار اور قول مع یمین منکر کا معتبر ہوتا ہے الا یہ کہ شوہر ایسی چیز لائے کہ ظاہر اس کی تکذیب کرے ۔
دلیل شیخین :- دعاوی میں قول اس کا معتبر ہوتا ہے جس کا ظاہر شاہد ہو اور ظاہر اس کا شاہد ہوگا جس کے لیے مہر مثل شاہد ہوگا کیونکہ باب نکاح میں موجب اصلی یہی ہے لہٰذا عورت کا قول معتبر ہوگا ۔

اور اگر اصل مسمیٰ میں اختلاف ہوا تو بالاجماع مہر مثل واجب ہوگا ۔
اسی طرح ان میں سے ایک کی موت کے بعد اختلاف ہوا تھ بھی یہی حکم ہوگا ۔
اور اگر ان دونوں کی موت کے بعد مقدار میں اختلاف ہوا تو میں اعظم کے نزدیک زوج کا قول معتبر ہوگا ۔
اور امام یوسف کے نزدیک شیئ قلیل کو نہ لائے تو شوہر کو ہوگا ۔
امام محمد کے نزدیک حالۃ حیاۃ میں جو احکام تھے وہی ہونگے ۔
اور اگر ان دونوں کی موت کے بعد اصل مسمیٰ میں اختلاف ہوا تو امام اعظم کے نزدیک منکر کا معتبر ہوگا ۔
اور اگر زوجین مر گئے اور مہر مقرر تھا تو ورثہ زوج کے میراث سے مہر لیں گے ۔
اور اگر مقرر نہیں تھا تو ورثہ کو کوئی چیز نہیں ملے گی ۔
عند الصاحبین :- دونوں صورتوں میں ورثہ کو مہر ملے گا ۔
دلیل :- پہلی صورت میں اس لیئے کہ مسمیٰ شوہر کے ذمہ دین ہے اور موت کی وجہ سے وہ پختہ ہوگیا لھذا وارثوں سے یہ لیا جائے گا ۔
وجہ ثانی میں اس لیئے کہ مہر مثل شوہر کے ذمہ دین ہے جس طرح مسمیٰ میں ہوتا ہے ۔ لھذا موت کی وجہ سے ساقط نہیں ہوگا ۔
دلیل امام اعظم :-

سوال :- مرد نے عورت کی طرف کوئی چیز بھیجی پھر عورت نے کہا یہ ھدیہ ہے اور شوہر کہتا ہے یہ مھر ہے تو کس کا قول معتبر ہوگا ؟
جواب :- شوہر کا معتبر ہوگا ۔
الا کہ یہ ماکولی چیز بھیجی اور وہ کھانے کے لیئے مھیا ہو تو عورت کا قول معتبر ہوگا ۔ اور اگر مھیا نہ ہو جیسے جو وغیرہ تو مرد کا قول مانا جائے گا ۔

سوال :- کفار کا نکاح میں مردار یا غیر مال کو مہر بنانے کی صورت میں مہر کا کیا حکم ہو گا ۔؟

جواب :- عند زفر :- نصرانی مرد نے نصرانیہ عورت سے مردار کے عوض نکاح کیا یا بغیر مہر کے نکاح کیا تو عورت کے لیے مہر مثل ہو گا ۔ خواہ ذمی ہوں یا حربی ۔

دلیل :- آیت مبارکہ { ان تبتغنو باموالکم الخ } کے عام ہونے کی وجہ سے ۔

عند الصاحبین :- حربیہ کے لیے کچھ مہر نہ ہو گا جبکہ ذمیہ کے لیے مہر ہو گا ۔

دلیل :- اہل حرب اسلامی احکام کا التزام نہیں کرتے اور ولایۃ الزام دار کے تباین کی وجہ سے منقطع ہے جبکہ اہل ذمی ہمارے احکام کا التزام کے کرتے ہیں ۔

عند امام اعظم :- حربیہ و ذمیہ عورت کے لیے کچھ مہر نہ ہو گا ۔

دلیل :- اہل ذمی دین داری میں ہمارے احکام کا التزام نہیں کرتے جب اہل ذمیہ محروم ہیں تو اہل حربیہ بدرجہ اتم ہوں گے ۔

سوال :- ذمی اور ذمیہ نے خمر یا خنزیر نکاح کیا پر پھر دونوں مسلمان ہو گئے اس صورت میں بطور مہر کیا لے گا؟

جواب :- عند ابی یوسف : ذمی نے ذمیہ سے خمر یا خنزیر پر نکاح کیا پھر دونوں یا کوئی ایک مسلمان ہو گیا تو اب مہر معین ہو یا غیر معین دونوں صورتوں میں عورت کے لیے مہر مثل واجب ہو گا ۔

دلیل :- اگر وہ دونوں بوقت عقد مسلمان ہوتے تو یہی مسئلہ ہوتا تو یہاں بھی یہی مسئلہ ہو گا ۔

عند محمد :- معین و غیر معین دونوں صورتوں میں قیمت واجب ہو گی ۔

دلیل :- خمر اور خنزیر کو ان کے نزدیک مہر بنانا درست ہے لیکن اسلام نے سپرد کرنے کو ممتنع کر دیا لھذا قیمت واجب ہو گی ۔

دلیل :- خمر اور خنزیر کو ان کے نزدیک مہر بنانا درست ہے لیکن اسلام نے سپرد کرنے کو ممتنع کر دیا لھذا قیمت واجب ہو گی ۔

عند ابی حنیفہ :- مہر معین ہو تو خمر اور خنزیر ہی ملے گا جبکہ اسلام لانا قبضہ سے پہلے ہو اور اگر غیر معین ہو خمر میں قیمت اور خنزیر میں مہر مثلی واجب ہو گا ۔
دلیل :- مہر معین میں نفس عقد سے عورت کی ملکیت ثابت ہو جاتی ہے لھذا عورت کو معین ہونے کی صورت میں خمر اور خنزیر ہی دیں گے اور اگر مہر غیر معین ہو تو عورت کا مہر اگر خنزیر ہے تو شوہر پر مہر مثل واجب ہو گا قیمت نہیں کیونکہ خنزیر ذوات القیم میں سے ہے لھذا اس کی قیمت ایسے ہی ہے جیسے عین خنزیر کا لینا اگر مہر شراب ہو تو اسے قیمت ملے گی کیونکہ شراب ذوات الامثال میں سے ہے لھذا اس کی قیمت لینا عین شراب کے لینے کی طرح نہیں ہے ۔

امام مالک سے سوال ہوا ۔۔

امام مالک رحمہ اللہ سے کسی مسئلہ میں سوال ہوا تو کہا کہ مجھے نہیں معلوم۔ سائل کہنے لگا : یہ تو ایک چھوٹا سا مسئلہ ہے، اور امیر کو بتلانا ہے۔ امام صاحب نے غصے سے فرمایا : ”چھوٹا سا مسئلہ ؟!
علم کی کوئی بات چھوٹی نہیں، کیا تم نےاللہ کا فرمان نہیں سنا {بیشک ہم آپ کی طرف بہت بھاری بات نازل کرنے والے ہیں}، علم سارے کا سارا بھاری ہے، خصوصًا جس کا آخرت میں سوال ہونا ہو۔“

(ترتیب المدارک للقاضي عیاض : ۱۸۴/۱)

کتاب الرضاع

سوال :- حرمت رضاعت کے ثبوت میں احناف و شوافع کا اختلاف بیان کریں ۔ ؟
جواب :- عند شافعی : پانچ گھونٹ پینے سے حرمت رضاعت ثابت ہوگی ۔
دلیل :- حدیث مبارکہ لا تحرم المصۃ ولاالمصتان ولاالملاجۃ ولاالملاجتان کی وجہ سے ۔
عند الاحناف :- رضاع چاہے قلیل ہو یا کثیر اس سے حرمت ثابت ہوگی ۔
دلیل : آیت مبارکہ : وَ اُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِیْ اَرْضَعْنَكُمْ ۔
حدیث مبارکہ : جو نسب سے حرام ہوتا ہے وہی رضاعت سے حرام ہو جاتا ہے ۔ یہ حدیث بغیر کی تفصیل کے مطلق ھے ۔
اور حرمت اگرچہ بعضیت کے شبھہ سے ثابت ہوتی ہے ہڈی کے ٹکڑے یا گوشت کے اگنے سے لیکن یہ باطنی امر ہے لھذا حکم فعل ارضاع سے ہی متعلق ہوگا ۔ جبکہ امام شافعی کی روایت مردود ہے یا منسوخ ہے ۔

سوال :- ثبوت رضاعت کی مدت مع اختلاف ائمہ بیان کریں ۔ ؟
جواب :- عند زفر : حرمت رضاعت کی مدت تین سال ھے ۔
دلیل : ایک سال کا گزارنا دوسری حالت کی طرف جانے کے لیے بہتر ہے اور دو سال پر اضافہ ضروری ہے لھذا ایک سال کا اعتبار ہو گا ۔
عند الصاحبین :- دو سال ۔
دلیل : آیت مبارکہ : " حملہ و فصلہ ثلاثوں شھرا " اس میں حمل کی ادنی مدت 6 ماہ اور دو سال فصال کے لیے ہیں ۔
اور حدیث پاک : (لا رضاع بعد حولین) کی وجہ سے ۔
عند ابی حنیفہ :- 30 ماہ (ڈھائی سال)
دلیل :- رضاعت کے ترک میں غذا کا تغیر ضروری ہے تو لھذا اسکا اندازہ لگایا حمل کی ادنی مدت سے کہ وہی مغیرہ ہے ۔

سوال :- لبن فحل سے حرمت ثابت ہوگی یا نہیں ۔؟
عند الشافعی :- لبن فحل سے حرمت متعلق نہیں ہوگی ۔
دلیل :- حرمت بعضیہ کے شبہ کی وجہ سے ہے اور لبن عورت کا بعض ہے نا کہ مرد کا ۔
عند الاحناف :- لبن محل سے حرمت متعلق ہوگی ۔
دلیل :- حدیث مبارکہ { یحرم من الرضاع ما یحرم من اللنسب } اور حرمت بالرضاعت کا اعتبار جانبین ماں باپ سے ھے تو اسی طرح رضاعت میں بھی اعتبار ہوگا ۔

سوال :- مرد کا رضاعی بھائی کی بہن سے نکاح کرنا کیسا ۔؟
جواب :- جائز ہے ۔

سوال :- دو بچے ایک ہی عورت کی چھاتی پر جمع ہوئے تو کیا حکم ہوگا ۔؟
جواب :- اس صورت میں ان میں سے کسی کا بھی تو دوسرے سے نکاح جائز نہیں ۔

سوال :- عورت کا دودھ کسی اور چیز سے مل جائے تو رضاعت کا حکم بیان کریں ۔؟
جواہے :- عند الشافعی : کسی بھی شئی کے ساتھ دودھ مل جائے .برابر ہے کہ دودھ غالب ہو یا مغلوب حرمت ثابت ہوگی۔
دلیل :- اگر چہ دودھ مغلوب ہے لیکن دودھ اپنا وجود تو رکھتا ہے لھذا حرمت ثابت ہو جائیگی ۔
عند الاحناف: دودھ مغلوب ہو تو رضاعت ثابت نہیں ہوگی ۔
دلیل :- مغلوب کا حکم غیر موجود ہوتا ہے حتی کہ اسے غالب کے مقابلے میں ظاہر نہیں کیا جاتا جیسا کہ مسئلہ یمین میں ۔

سوال :- اگر دودھ کھانے کے ساتھ مل جائے تو رضاعت کا حکم بیان کریں ۔؟
جواب :- عند الصاحبین : اگر دودھ غالب ہو تو حرمت رضاعت ثابت ہوگی ۔
دلیل :- اشیاء میں اصل غالب کا اعتبار ہے جیسا کہ پانی میں جب کوئی چیز اسے متغیر نہ کرے ۔

عند ابی حنیفہ : اگر دودھ غالب ہو تو حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوگی ۔
دلیل : کھانا اصل ہے اور مقصود کے حق میں دودھ اس کا تابع ہے لھذا دودھ مغلوب کی طرح ہوگا ۔

سوال :- اگر دودھ دواء کے ساتھ ملے اور دودھ غالب ہو تو کیا حکم ہوگا ۔؟
جواب :- حرمت ثابت ہوجائیگی ۔

سوال :- عورت کا دودھ بکری کے دودھ کے ساتھ مل جائے تو کیا حکم ہوگا؟
جواب :- اگر بکری کا دودھ غالب ہو تو تحریم نہیں ہوگی ۔ اور اگر عورت کا دودھ غالب ہو تو حرمت متعلق ہوگی ۔

سوال :- دو عورتوں کا دودھ مل جائے تو حرمت کا ثبوت کس سے ہوگا ۔؟
جوا ہے :- عند ابی یوسف : اگر دو عورتوں کا دودھ مل جائے تو ان میں اعتبار اغلب کا ہوگا ۔
دلیل :- سب کا سب ایک شیئ ہو گیا لھذا اقل کو اکثر کے تابع کر کے اکثر والی کے ساتھ حرمت ثابت کریں گے ۔
عند امام محمد و زفر :- حرمت کا تعلق ان دونوں سے ہوگا ۔
دلیل :- جنس جنس پر غالب نہیں آتی ۔ کیونکہ کوئی شیئ اپنی جنس میں ھلاک کرنے والی نہیں ہوتی مقصود کے ایک ہونے کی وجہ سے ۔
امام اعظم کی اس کے بارے میں دو روایتیں ہیں ۔

سوال :- اگر باکرہ سے دودھ اترا اور اس نے بچہ کو پلایا فو کیا حکم ہوگا ۔؟
جواب :- حرمت متعلق ہو جائے گی ۔
دلیل :- نص مطلق ہے ۔ اور دودھ بڑھوتری کا سبب ہے لھذ ا اس سے بعضیت کا شبھہ ثابت ہوجائیگا اور یہی حرمت کا سبب ہے ۔

سوال :- بعد الموت عورت کے دودھ سے حرمت کا ثبوت ہو گا یا نہیں ۔؟
جواب :- عند الشافعی : اگر بعد الموت عورت کا دودھ دھویا اور اس کو بچے کے منہ میں ڈال دیا تو اس سے حرمت ثابت نہیں ہوگی۔
دلیل :- ثبوت حرمت میں اصل عورت ہے اور عورت کی حرمت کے بعد حرمت غیر کی طرف اس کے واسطے سے متعدی ہوتی ہے اور موت کے سبب یہ محل باقی نہ رہا اس وجہ سے مرنے والی عورت کی وطئی سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی ۔
عند الاحناف :- حرمت مصاہرت ثابت ہو جائیگی ۔
دلیل :- حرمت کا سبب بعضیت کا شبہ ہے اور یہ شبہ گوشت اور ہڈیاں بڑھانے کے حوالے سے دودھ میں موجود ہے ۔ رہی بات وطئی کی تو وطئی ملی ہوئی محل عورت سے اور وہ موت کے سبب زائل ہو گیا لھذا دونوں کو ایک دوسرے پر قیاس کرنا درست نہیں ۔

سوال :- مرد سے دودھ اترا اس نے بچے کو پلایا تو کیا حکم ہوگا ۔؟
جواب :- حرمت ثابت نہیں ہوگی ۔ کیونکہ وہ حقیقتاً دودھ نہیں تو اس سے نشوء و نمو بھی متعلق نہیں ہوگا ۔ اور اس وجہ سے کہ دودھ اسی سے متصور ہوسکتا ہے جس سے ولادت متصور ہو ۔

سوال :- دو بچوں نے بکری کا دودھ پیا تو حرمت ثابت ہوگی یا نہیں ۔؟
جواب ؛- نہیں ہوگی ۔ کیونکہ بھائم و انسان کے درمیان کوئی حرمت نہیں ۔

سوال :- مرد نے صغیرہ ، کبیرہ سے شادی کی پھر کبیرہ نے صغیرہ کو دودھ پلایا تو کیا حکم ہوگا ۔؟ نیز مھر کا کیا حکم ہوگا ۔؟
جواب :- دونوں شوہر پر حرام ہوجائینگی۔ کیونکہ شوہر رضاعی بیٹی و ماں کو جمع کرنے والا ہوجائے گی ۔
پھر اگر کبیرہ سے دخول نہ کیا تھا تو اس کے کوئی مھر نہیں ہوگا اور صغیرہ کے لیئے نصف مھر ہوگا ۔

سوال :- و یرجع بہ الزوج علی الکبیرۃ الخ مسئلہ کی وضاحت کریں ۔؟
جواب :- اگر کبیرہ نے جان بوجھ کر صغیرہ کو دودھ پلایا تو پھر شوہر کبیرہ سے جس مھر لے گا اور اگر جان بوجھ کر نہ کیا تو اس پر کوئی چیز نہیں ہوگی اگرچہ اسے معلوم ہو کہ صغرہ اس کی بیوی ہے ۔
جبکہ امام محمد کے نزدیک دونوں صورتوں میں کبیرہ سے نصف مھر لے گا ۔

سوال :- حرمت رضاعت کے ثبوت میں عورتوں کی گواہی کے متعلق احناف و موالک کا اختلاف بیان کریں ؟
جواب :- عند مالک علیہ الرحمہ : ثبوت حرمت رضاعت میں ایک عورت کی گواہی جو کہ عادلہ ہو مقبول ہے ۔
دلیل :- حرمت شریعت کا حق ہے لھذا خبر واحد کے ذریعے بھی ثابت ہو جائیگی ۔
عند الاحناف :- ثبوت حرمت رضاعت میں دو مردوں کی گواہی یا دو عورتوں اور ایک مرد کی گواہی ضروری ہے ۔
دلیل :- بطلان حق اور بطلان ملکیت کے لیے نصاب شھادت ضروری ہے ۔

" رسول اللہ ﷺ کا کوئی فعل بد نہیں ہے ، اس لیے آپ نے جو دعائے ضرر کی اس کو بد دعا کہنا نا جائز اور گناہ ہے ، آپ کا ہر فعل حسن اور واجب الاتباع ہے "

(نعمۃ الباری : ۱/۷۰۵)

کتاب الطلاق

سوال :- طلاق احسن ، حسن ، اور بدعت کی تعریف کریں ۔؟
جواب :- احسن :- مرد عورت کو ایسے طہر میں طلاق دے جس میں اس نے عورت سے دخول نہ کیا ہو ۔
حسن (سنت) :- مدخول بھا کو تین طہروں میں تین طلاق دے ۔
بدعت :- ایک ہی کلمہ کے ساتھ تین طلاقیں دے ۔ یا ایک ہی طہر میں تین طلاقیں دے ۔

سوال 1 : طلاق حسن میں احناف و موالک کا اختلاف بیان کریں ۔ ؟
جواب :- عند مالک : مدخول بھا کو تین طھر میں تین طلاقیں دینا بدعت کا کام ہے۔
دلیل : طلاق میں اصل ممنوعیت ہے اور اس میں ایک طلاق کو مباح کیا گیا ہے چھٹکارے کے لیے، اور چھٹکارہ کی حاجت ایک سے پوری ہو چکی ہے لہذا تین ممنوع ہیں ۔
عند الاحناف :- مدخول بھا کو تین طہر میں تین طلاق دینا جائز اور یہ طلاق سنت بھی ہے ۔
دلیل :- ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث مبارکہ ہے ان السنۃ ان یستقبل الطھر استقبالا فیطلقھا لکل قرء تطبیقۃ لہذا تین طلاق دینا جائز و سنت سے ثابت ہے۔

سوال :- طلاق بدعت میں احناف و شوافع کا موقف لکھیں ؟
جوابے :- عند شوافع : ہر طلاق مباح ہے بدعت والی کوئی طلاق نہیں۔
دلیل :- طلاق ایک تصرف شرعی ہے لہذا اسکا مشروع ہونا ممنوع کے مجامع نہیں ہو گا ۔
عند الاحناف :- ایک کلمے کے ساتھ تین طلاق دینا یا ایک طھر میں تین طلاقیں دینا طلاق بدعت ہے
دلیل :- طلاق میں اصل ممنوع ہوتا ہے لیکن اسکا مباح ہونا چھٹکارے کی وجہ سے ہے لہذا چھٹکارے کے لیے جمع بین ثلاث کی حاجت نہیں ۔

سوال ؛- طلاق سنت کی کتنی اقسام ہیں ۔؟
جواب :- دو اقسام ہیں ۔
(1) سنت فی الوقت (2) سنت فی العدد
سنت فی العدد ومدخولہ غیر مدخول دونوں میں برابر ہے ۔ جبکہ سنت فی الوقت مدخول بھا کے ساتھ خاص ہے ۔

سوال :- غیر مدخول بھا کو حالت حیض میں طلاق دینا کیسا ۔؟
جواب :- عند زفر :- جائز نہیں
دلیل :- مدخول بھا پر قیاس کرتے ہوئے ۔
عندنا :- جائز ہے ۔
دلیل :- غیر مدخول بھا میں حیض کی وجہ سے رغبت مقصود حاصل ہونے سے پہلے کم نہیں ہوتی لھذا اگر حیض کی حالت میں بھی طلاق دے تو جائز ہے ۔

سوال :- کسی عورت کو صغر یا کبر کی وجہ سے حیض نہیں آتا تو اسے طلاق سنت کس طرح دی جائے ۔؟
جواب :- ایک طلاق دے پھر مہینے کے بعد دوسری اس طرح ۔ کیونکہ اس کے حق میں مہینہ حیض کے قائم مقام ہے ۔
اور یہ بھی جائز ہے کہ اس کو طلاق دے اور وطئ و طلاق میں کسی زمانے کا فاصلہ نہ کرے ۔ جبکہ امام زفر فرماتے ہیں جماع کے بعد ایک مہینہ کا فاصلہ ضروری ہے ۔
دلیل :- کیونکہ جماع سے رغبت کم ہوجاتی ہے اور وہ متجدد تب ہی ہوگا جب ایک زمانہ گزرے گا اور وہ ایک مہینہ ہے ۔
ہماری دلیل :- آئسہ و صغیرہ و میں حمل کا احتمال نہیں جبکہ ذوات حیض میں کراھیت حمل ہی کی وجہ سے ہے ۔

سوال :- حاملہ کو جماع کے بعد طلاق دینا کیسا ۔؟
جواب :- جائز ہے ۔

سوال :- حالت حیض میں طلاق دینا کیسا ۔؟
جواب ؛- طلاق واقع ہو جائے گی ۔
دلیل :- کیونکہ حالت حیض میں طلاق دینے سے نھی ایک دوسرے معنی کی وجہ سے ہے لھذا اس کی مشروعیت منعدم نہیں ہوگی ۔
لیکن مستحب یہ ہے کہ اگر حالت حیض میں طلاق دی تو اس سے رجوع کرلے ۔ کیونکہ نبی پاک نے حضرت عمر کے بیٹے کے لیئے فرمایا (مر ابنک فلیراجعھا)

سوال :- و من قال لامراتہ و ھی من زوات الحیض الخ مسئلہ کی وضاحت کریں ۔؟
جواب :- کسی نے اپنی عورت جو کہ حیض والی ہو اور اس سے دخول بھی کیا ہو اس کو کہا کہ تجھے تین طلاق سنت ہیں اور کوئی نیت نہ ہو تو ہر طہر کے وقت ایک طلاق ہوگی ۔
اور اگر ایک ساتھ تین طلاق کی یا ہر مہینے میں ایک طلاق کی نیت کی تو حسب نیت واقع ہو نگی ، چاہے حالت حیض میں ہو یا حالت طہر ۔ جبکہ امام زفر فرماتے ہیں تین کی نیت درست نہیں کیونکہ تین طلاقیں ایک ساتھ دینا بدعت ہے اور یہ سنت کی ضد ہے تو لفظ سنے سے بدعت کی نیت کیسے درست ہوگی ۔
ہماری دلیل :- لفظ محتمل ہے کیونکہ یہ من حیث الوقوع سنت ہے اس طرح کہ یہ سنت سے ثابت ہے لیکن من حیث الایقاع سنت نہیں لھذا جب نیت نہ ہو تین طلاقیں مراد نہیں ہونگی جب نیت کرے گا تو مراد ہونگی ۔
اور اگر عورت آئسہ تھی یا ذوات اشھر (مدخولہ صغیرہ) ہو تو ایک فورا واقع ہوگی اور ایک مہینے بعد دوسری اس کے بعد تیسری ۔ اور اگر تینوں ایک ساتھ واقع کرنے کی نیت کی تب بھی درست ہے ۔

سوال :- مجنون اور نائم کی طلاق کا کیا حکم ہے ۔؟
جواب :- واقع نہیں ہوگی ۔
دلیل :- حدیث :- کل طلاق جائز الا طلاق الصبی والمجنون ۔

سوال :- مکرہ کی طلاق کا کیا حکم ہے ۔؟
جواب :- عند الشافعی :- واقع نہیں ہوگی ۔
دلیل ؛- اکراہ اختیار کے ساتھ جمع نہیں ہوتا جبکہ تصرف شرعی کا اعتبار اسی کے ساتھ ہوتا ہے ۔
عند الاحناف :- واقع ہو جائے گی ۔
دلیل :- اس نے اپنی منکوحہ میں اہلیت کی حالت میں ایقاع طلاق کا قصد کیا لہٰذا یہ اس کے حکم اور مقتضیٰ سے خالی نہیں ہوگا ۔

سوال ؛- سکران کی طلاق کا کیا حکم ہے ۔؟
جواب :- طحاوی و کرخی اور امام شافعی کا ایک قول :- واقع نہیں ہوگی ۔
دلیل :- قصد کی صحت کا تعلق عقل کے ساتھ ہے جبکہ سکران زائل العقل ہے ۔
عندنا :- ہو جائے گی ۔
دلیل :- عقل ایسے سبب کے ساتھ زائل ہوئی ہے جو کہ معصیت ہے تو لہٰذا اس کو ڈانٹ ڈپٹ کرتے ہوئے حکم کو باقی رکھیں گے ۔

سوال :- گنگے کی طلاق کا کیا حکم ہے ۔؟
جواب :- اشارے سے واقع ہوگی ۔

سوال :- طلاق دینے میں کس کی حالت معتبر ہے اختلاف آئمہ لکھیں ؟
جواب :- عند الشافعی : طلاق دینے میں مرد کی حالت کا اعتبار ہے اگر مرد آزاد ہے تو تین اور غلام ہے تو
دو طلاق کا اختیار ہو گا ۔
دلیل :- حدیث پاک میں ہے { الطلاق بالرجل والعدۃ بالنساء } اور آدمیت مالکیت کا تقاضا کرتی ہے اور یہ آدمیت حر میں زیادہ اکمل ہے لہٰذا مرد کی حالت کا اعتبار ہو گا ۔
عند الاحناف :- طلاق میں عورت کی حالت کا اعتبار ہے اگر عورت آزاد ہے تو تین اور باندی ہے تو دو ۔
دلیل :- حدیث پاک میں ہے طلاق الامۃ ثنتان وعد تھا حیضتان } اور نعمت جو ہے وہ غلام اور باندی کے حق میں تنصیف کے طور پر ہوگی لہٰذا ہر صورت میں عورت کی حالت کا اعتبار ہو گا۔

سوال :- طلاق کی کتنی قسمیں ہیں ۔؟
جواب :- دو اقسام ہیں ۔ 1:- صریحہ 2 :- کنایہ
صریحہ : انت طالق ، مطلقۃ ، طلقتک ان تین الفاظ کے ذریعے طلاق صریح ہو گی اور نیت کی حاجت نہ ہوگی ۔ کنایۃ : الفاظ کنایات کے ذریعے طلاق بائن واقع ہو گی مگر نیت یا دلالہ حال کے پیش نظر ۔

سوال 4 :- الفاظ صریحہ کے ذریعے اگر تین کی نیت کی تو کتنی واقع ہونگی ؟

جواب :- عند الشوافع : الفاظ صریحہ کے ذریعے جتنی طلاق کی نیت کی اتنی طلاق واقع ہونگیں ۔
دلیل :- یہ الفاظ صریحہ ایسے ہیں جو تینوں کا احتمال رکھتے ہیں لھذا ان کے ساتھ عدد کا اتصال بھی درست ہے ۔
عند الاحناف :- الفاظ صریحہ کے ذریعے جتنی طلاق کی نیت کرے ایک طلاق واقع ہوگی ۔
دلیل :- ہر وہ شئی جو فرد کی صفت نہ بنے وہ عدد کا احتمال نہیں رکھتی لھذا طالق فرد کی صفت ہونے کی وجہ سے عدد کا احتمال نہیں رکھتا تو اس کے ساتھ 2 یا 3 کی نیت کرنا درست نہیں ۔

مسئلہ : اگرکسی شخص نے طلاق کو عورت کے کل یا ایسے اعضا جن کو کل سے تعبیر کیا جاتا ہے اس کی طرف منسوب کیا تو طلاق واقع ہو جائیگی ۔ جیسے کہے : رقبتک طالق ، عنقک طالق ، راسک طالق ،او روحک او بدنک ، اون جسدک ، او فرجک ، او وجھک وغیرہ ۔
مسئلہ :- اگر طلاق کو عورت کے کل یا جز شائع کی طرف منسوب کیا تو طلاق واقع ہو جائیگی ، جیسے کہے : نصفک طالق او ثلثک طالق کیونکہ جزء شائع تمام تصرفات کا محل ہے ۔

سوال :- یدک و رجلک طالق میں طلاق کا حکم بیان کریں مع اختلاف ۔؟
جواب :- عند الشافعی و زفر : یدک و رجلک طالق میں طلاق واقع ہوگی۔
دلیل :- یہ ایسے اعضا ہیں جن کے ذریعے عقد نکاح سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں لھذا جو اعضا اس حکم پر ہوں گے ان کے لیے حکم طلاق بھی ہو گا۔

عند الاحناف :- یدک یا رجلک طالق سے طلاق نہیں ہوگی ۔
دلیل :- مرد نے طلاق کو غیر محل کی طرف منسوب کیا ھے لہٰذا یہ طلاق لغو ہو جائے گی جیسے کوئی شخص کہے تیرے ناخن یا تھوک کو طلاق ہے تو کچھ واقع نہیں ہو گا ۔

سوال :- اگر کسی شخص نے کہا تجھے نصف طلاق یا ثلث طلاق تو کیا حکم ہوگا ۔؟
جواب :- ایک طلاق ہوگی کیونکہ طلاق متجزی نہیں ہوتی ۔

سوال :- اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے انت طلاق من واحدۃ الی ثنتین یا من واحدۃ الی ثلاث کہا تو کیا حکم ہو گا مع اختلاف بتائیں ؟
جواہے :- عند زفر :- اگر کسی شخص نے انت طالق من واحدۃ الی ثنتین کہا تو کچھ بھی واقع نہ ہو گا اور اگر (الی ثلاث } کہا تو ایک طلاق واقع ہوگی ۔
دلیل :- غایت مغیا کے تحت داخل نہیں ہوتی ۔
عند الصاحبین -: پہلی صورت میں دو اور اور دوسری صورت میں 3 واقع ہونگی ۔
دلیل :- عرف میں اس مثل کلام سے کل مراد ہوتا ہے ۔
عند امام اعظم :- پہلی صورت میں 1 دوسری صورت میں 2 واقع ہوں گی ۔
دلیل :- عرف میں اس مثل کلام سے اکثر من الاقل یا الاقل من الاکثر مراد ہوتا ہے ۔

مسئلہ : اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ سے کہا انت طالق من ھنا الی الشام تو ایک طلاق ہوگی اور شوہر رجعت کا مالک ہو گا ۔

مسئلہ :- اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ سے کہا { انت طالق فی غد } اور کہا میں نے آخر النہار کی نیت کی ہے تو قضاء امام اعظم کے نزدیک تصدیق کر لی جائے گی جبکہ صاحبین کے نزدیک نہ دیانت اور نا ہی قضاء اس کی تصدیق کی جائے گی ۔

مسئلہ :- اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ سے کہا { انت طالق امس } تو کچھ نہیں ہو گا ۔
مسئلہ : اگر انت طالق مع موتی یا مع مو تک کہا تو کچھ بھی نہیں ہو گا ۔

مسئلہ :- عند ابی حنیفہ : اگر کسی شخص نے طلاق کو زیادتی کی قسم یا شدۃ کے ساتھ موصوف کیا تو طلاق بائن واقع ہو گی۔

مسئلہ :- اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ سے کہا { انت طالق امس } تو کچھ نہیں ہو گا ۔
مسئلہ :- اگر انت طالق مع موتی یا مع مو تک کہا تو کچھ بھی نہیں ہو گا ۔
مسئلہ :- عند ابی حنیفہ : اگر کسی شخص نے طلاق کو زیادتی کی قسم یا شدۃ کے ساتھ موصوف کیا تو طلاق بائن واقع ہو گی۔ عند الشافعی : طلاق رجعی واقع ہو گی کیونکہ طلاق مشروع ہوئی ہے رجعت کو پیچھے لاتے ہوئے لھذا رجعی ہو گی۔
مسئلہ :- اگر کسی شخص نے کہا انت طالق افحش الطلاق - اخبث الطلاق ش اسوء الطلاق ، طلاق الشیطان ا کا لجبل یا مثل الجبل تو طلاق واقع ہو گی ۔
مسئلہ :- اگر کسی شخص نے غیر مدخول بھا کو تین طلاق دی ان الفاظ کے ساتھ انت طالق ثلاثا تو تینوں طلاق ہو جائیں گی ۔ اور اگر طلاق کو متفرق کیا تو پہلی سے بائنہ ہو جائیگی۔
طلاق کنایہ کی دو قسمیں ہیں :
1 :- تین الفاظ ایسے ہیں جن کے ذریعے ایک طلاق رجعی ہو گی وہ الفاظ یہ ہیں ۔
اعتدی ، استبرئ رحمک ، انت واحدۃ
2 :- بقیہ کنایات کے جتنے الفاظ ہیں سب سے ایک بائنہ ہو گی اگر ایک کی نیت کرے اور اگر تین کی کرے تو تین واقع ہونگیں اار دو نہیں ہو سکتیں ۔

مسئلہ :- الفاظ کنایات مندرجہ ذیل ہیں۔ انت بائن - بتتۃ - بتلۃ - حرام - حبلک علی غاربک - خلیۃ - بریۃ - اغربی ۔ اخرجی - اذہبی ۔ قومی وغیرہ

مسئلہ :- باب کنایات میں احوال تین طرح کے ہیں
1 :- حالۃ مطلقہ 2 :- حالۃ مذاکرہ 3 :- حالۃ غضب
اور کنایات کی بھی تین قسمیں ہیں ۔
1 :- جو جواب ورد کی صلاحیت رکھے ۔
2 :- جواب کی صلاحیت رکھے لیکن رو کی نہیں ۔
3 :- جو جواب کے ساتھ ساتھ سب و شتم کی بھی صلاحیت رکھے ۔
ان صورتوں کے احکام ملاحظہ ہوں
حالہ مطلقہ یعنی رضا والی حالت میں طلاق نیت کے ساتھ ہی ہوگی ۔
حالۃ مذاکرہ طلاق میں اگر شوہر کہے میری طلاق کی نیت نہیں تو اسکی تصدیق نہیں کی جائے گی ۔
حالۃ غضب میں شوہر کی تصدیق کی جائے گی مگر ان الفاظ میں نہیں جو رد و شتم کی صلاحیت نہیں رکھتے ۔

مسئلہ : کنایہ الفاظ کے ذریعے 2 کی نیت کرنا درست نہیں اس لیے کہ یہ عدد ہے اور طلاق کنایہ عدد کو شامل نہیں ۔

مسئلہ :- جب کسی شخص نے اپنی عورت سے کہا { اختیاری نفسک یا طلقی نفسک } تو عورت کے لیے جائز ہے جب تک مجلس میں موجود ہے طلاق اپنے کو دے لے اگر عورت مجلس سے کھڑی ہو گئی یا دوسرے کام میں مشغول ہو گئی تو خیار باطل ہو جائے گا۔

مسئلہ :- تفویض طلاق میں عورت یا مرد کے کلام میں لفظ نفس کا ذکر ہونا ضروری ہے ۔